REGD NO P.67

رجسٹرڈ نمبر ایل ۶۷

۱۲ ہجرت ۱۳۴۵ ہش | ۲۰ محرم ۱۳۸۵ ہجری | ۱۲ مئی ۱۹۶۶ء

اخبار احمدیہ

قادیان ۱۰ مئی سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق اخبار الفضل کے ذریعہ معلوم ہوا کہ حضور ۲۷ رمئی کو چند یوم کے لئے ربوہ سے نخلہ تشریف لے گئے حضور نے اس عرصہ میں محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس کو ربوہ میں امیر مقامی مقرر فرمایا ۔ حضور کی صحت کے متعلق اخبار الفضل میں شائع شدہ تحشہ سے مورخہ ۴ رمئی کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے لیکن رمضان کے شکر کا طبیعت پر اثر ہے احباب حضور کی صحت و سلامتی کے لئے التزام سے دعائیں کرتے رہیں

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کے متعلق اطلاع ملی تھی کہ آپ بمع اہل و عیال و مصاحبین ۱۰ رمئی کو اڑیسہ کے دورہ سے فارغ ہو کر کلکتہ تشریف لا رہے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں سب کا حافظ و ناصر ہو اور بخیر و عافیت اور فائز المرام کے ساتھ دار الامان واپس لاسکے۔ آمین۔

~~~~~

آلانلور نزد کالیکٹ میں

دسویں سالانہ آل کیرالہ احمدیہ کانفرنس کا انعقاد

علماء سلسلہ کی پُر مغز تقاریر اور تائید و نصرت الٰہی کے ایمان افروز نظارے !!

از مکرم مولوی محمد عمر صاحب سیکرٹری جنوبی ہند احمدیہ تبلیغی مشن

گذشتہ کئی سالوں سے صوبہ کیرالہ کی احمدیہ جماعتیں مشترکہ طور پر ہر سال نہایت شاندار اور اعلیٰ پیمانہ پر کانفرنس منعقد کرتی ہیں۔

حسب سابق اس سال بھی صوبائی تنظیم نے یہ فیصلہ کیا کہ ۹ و ۱۰ ر اپریل کی تاریخوں میں یہ کانفرنس الانلور میں جو کالیکٹ سے ۵۲ میل مشرق میں واقع ہے منعقد کی جائے یہاں بفضلہ تعالیٰ مخلصین کی ایک اچھی جماعت قائم ہے

اس فیصلہ کے مطابق معقول پہلے اس کانفرنس کی تیاریاں شروع کی گئیں۔ صوبہ کیرالہ کی تمام جماعتوں کو اطلاع دی گئی۔ کیرالہ کے مشہور ۱۲ کے قریب اخباروں میں اعلان بھجوایا گیا جلسہ کے پوسٹر لگائے گئے اور چھوٹے چھوٹے اشتہارات ہزاروں کی تعداد میں شائع کروا کر تقسیم کئے گئے

حسب پروگرام اس کانفرنس میں شمولیت کے لئے اراکین وفد مورخہ ۸ ر اپریل بروز جمعہ صبح ½ ۱۰ بجے کالیکٹ پہنچے۔ دوسرے روز بعد دوپہر محترمی مکرمی مولانا ابو عبداللہ صاحب فاضل کی معیت میں کالیکٹ سے الانلور کے لئے بذریعہ ٹیکسی کار روانہ ہوئے

نمائندے کانفرنس میں شمولیت کے لئے صوبہ کیرالہ کی مندرجہ ذیل جماعتوں سے ساڑھے تین صد سے زائد نمائندے شریک ہوئے۔

(۱) منارگھاٹ	(۹) کالیکٹ
(۲) کرولائی	(۱۰) کیننانور
(۳) پتہ پریم	(۱۱) کوڈالی
(۴) چیلاکرا	(۱۲) پینگاڈی
(۵) ابراہپورم	(۱۳) مرکرہ
(۶) کوٹہ بیتور	(۱۴) منگلور
(۷) پالگھاٹ	(۱۵) موگرال
(۸) کمنڈما گاپلی	(۱۶) کمبلہ

ان جماعتوں کے علاوہ حسب ذیل مقامات سے جہاں باقاعدہ جماعتیں قائم نہیں احمدی احباب تشریف لائے۔

تلامبور۔ وائینلم۔ ایڑاوتا۔ کُنی ونم بیول۔ پونانی۔ ربزدم۔

جملہ نمائندگان و احباب جماعت کی رہائش کیلئے مختلف مکانات پہلے سے ہی مخصوص کر دیئے گئے تھے۔ کیونکہ اس چھوٹے سے قصبہ میں کوئی اور رہائش گاہ میسر نہیں تھی۔ اس جگہ یہ بات خاص طور پر قابلِ ذکر ہے کہ الانلور اور مضافات میں احمدیوں کے مخالفین کے گڑھ ہیں۔ اسلئے خاص طور پر احمدیوں کو ان کی مسجدوں میں نماز پڑھنے کی اجازت نہیں ملتی تھی۔ لیکن اس وقت ایک خاص بات دیکھنے میں آئی کہ الانلور کی مسجد کے منتظمین نے یہ اعلان کیا کہ ہماری مسجد میں احمدیوں کو نماز پڑھنے کی اجازت ہے اور اُن سے اس سلسلہ میں کسی قسم کی مخالفت نہیں۔

یہ اس بات کی دلیل ہے کہ خدا تعالیٰ سعید روحوں کو احمدیت کی طرف مائل کر رہا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس علاقہ میں احمدیت کے لئے ایک سازگار فضا پیدا فرمائے آمین

جلسہ گاہ یہاں کے ایک اسکول کا وسیع و عریض صحن جلسہ گاہ کے طور پر منتخب کیا گیا۔ اور اسے خوبصورت جھنڈیوں سے آراستہ کیا گیا۔ اور جلسہ گاہ تک جانے کے رستہ کو بھی اسی طرح سجایا گیا تھا اور اس رستہ کے دونوں طرف عارضی طور پر چھوٹے چھوٹے سٹال وغیرہ نصب کئے گئے تھے۔ اور جلسہ گاہ کے دروازہ سے ملحق ہو کر احمدیہ انفرمیشن سینٹر کا ایک خوبصورت بک سٹال بھی بنایا گیا۔ جہاں سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کلام اور آپ کی کتب میں سے بعض اقتباسات ٹیپ ریکارڈ کے ذریعہ بلند آواز سے نشر ہو رہے تھے۔ بہرحال جلسہ گاہ بجائے خود باوقار اور جاذبِ نظر نظارہ پیش کر رہی تھی۔

مغرب کی اذان کے ساتھ ہی تمام احباب جماعت جلسہ گاہ میں تشریف لائے اور محترم مولوی حکیم محمد دین صاحب کی اقتداء میں مغرب و عشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھیں۔ اس کے بعد جلسہ کی کارروائی کا باقاعدہ آغاز ہوا۔

یہ بات قابلِ ذکر ہے کہ جلسہ کے آغاز سے قبل ہی غیر احمدی دوست کثیر تعداد میں جلسہ گاہ کی طرف آنے لگے۔ اور جلسہ شروع ہونے تک وسیع جلسہ گاہ اور اس کے باہر لوگوں سے پُر ہو گئے۔

لوائے احمدیت لہرانا جلسہ کے شروع ہونے سے قبل لوائے احمدیت کے لہرانے کی رسم ادا کی گئی تمام احبابِ جماعت احتراماً کھڑے ہوئے اور محترم مولانا ابو عبداللہ صاحب فاضل نے ٹھیک ساڑھے سات بجے لوائے احمدیت لہرایا اور جلسہ گاہ کی پوری فضا ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم وتب علینا انک انت التواب الرحیم۔ کی دعاؤں سے ایک عجیب روحانی کیفیت پیش کر رہی تھی۔

جونہی احمدیت کا یہ لواء فضائے آسمانی پر نہایت شان اور وقار سے لہرانے لگا تو پورا الانلور نعرہ ہائے تکبیر، اسلام زندہ باد، احمدیت زندہ باد، حضرت رسول عربی زندہ باد حضرت مسیح موعود زندہ باد وغیرہ کے فلک شگاف نعروں سے گونجنے لگا۔!

خدا تعالیٰ کی کیا ہی چیرہ دستی ہے کہ ایک ایسے مقام میں جہاں احمدیت کا نام لینا عظیم جرم سمجھا جاتا تھا۔ اور جہاں سے ایک احمدی کا گذر جانا ایک کٹھن مرحلہ طے کرنے کے مترادف تھا آج اسی جگہ پر احمدیت زندہ باد، مسیح موعود زندہ باد کے فلک شگاف نعرے بلند ہو رہے تھے۔ اور مخالفین احمدیت ایک دوسرے کا منہ تکنے لگ گئے۔

ہر احمدی کا دل مسرور اور شادمان تھا۔ اور خدا تعالیٰ کی اس قدرت نمائی پر وہ نازاں تھا!!

(باقی صفحہ ۵ پر)

ملک صلاح الدین ایم اے پرنٹر و پبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان
~~~~~

ہفت روزہ بدر قادیان —— مورخہ ۱۲ مئی ۱۹۶۶ء

ہوشربا گرانی —— اور —— ہڑتالوں کی وبار

ملک کے دوسرے بیشتر صوبہ جات کے مقابل پر پنجاب خوشحال اور ترقی پذیر صوبہ ہے اناج کی پیداوار کے لحاظ سے تو شاید اس صوبہ کو دوسرے صوبوں پر فوقیت حاصل ہے لیکن اس صوبہ میں لازمی ضروریاتِ زندگی دن بدن اس قدر گراں ہو رہی ہیں کہ متوسط طبقہ نہایت درجہ پریشان ہوا جا رہا ہے۔ مورخہ ۲ مئی کو پنجاب بھر میں ۲½ لاکھ سرکاری کرمچاریوں کی طرف سے جو ایک روزہ علامتی ہڑتال ہوئی وہ بھی غالباً اسی ہوشربا گرانی کا شاخسانہ تھی۔ اگرچہ اصولی طور پر ہم اس رائے پر بڑی پختگی کے ساتھ قائم ہیں کہ ہڑتالیں موجودہ زمانہ کا ایک خطرناک تحفہ اور بگڑے مزاج کی علامت ہیں جو ایک طرف جائز مطالبات منوانے کا ذریعہ گردانا گیا ہے۔ تو دوسری طرف ملک کے تعمیری کاموں کے لئے بے حد نقصان دہ اور ترقیاتی پروگراموں کی راہ میں بڑی روک ہے لیکن جس صورت میں کہ رائج الوقت قانون نے اس ذریعہ کو بعض قیود کے ساتھ جائز قرار دیا ہے ضرورت مند اس ذریعہ کو عمل میں لاتے ہیں۔ اور بیشتر اوقات یہ نسخہ کارگر پایا گیا ہے۔ چنانچہ اسی ہفتہ پنجاب کے جو اڑھائی لاکھ سرکاری کرمچاریوں کی طرف سے ایک روزہ ہڑتال کی گئی وہ بھی اسی مجرب نسخہ کی غالباً ایک ڈوز تھی۔ "پنجاب بھر کے سرکاری دفاتر میں کام ٹھپ، اڑھائی لاکھ سرکاری ملازموں نیچروں اور روڈویز ورکروں کی مکمل ہڑتال" یہ تھی اخبار پرتاپ جالندھر کے پہلے صفحہ کی سات کالمی سرخی، غور کا مقام ہے کہ کوئی سو دو سو یا ہزار دو ہزار نہیں بلکہ پورے ۲½ لاکھ کارندوں کی طرف سے ایک دن کے لئے اپنے فرائض منصبی کی انجام دہی میں عمداً تعطل! کتنے ضرورت مندوں کی ضروریات پوری نہ ہو سکی ہوں گی ملکی تعمیر و ترقی کے کتنے منصوبے اس سے متاثر ہوئے ہوں گے اور ان میں محض اسی وجہ سے تاخیر ہوئی کہ سرکاری ملازمین کے کچھ مطالبات پورے نہ ہوئے اور وہ بھی مجبور کر دیئے گئے کہ پروٹسٹ کے طور پر اپنا کام چھوڑ دیں جبکہ نازک صورت حالات سے اس وقت ہمارا ملک گذر رہا ہے کیا ہی اچھا ہو اس نازک گھڑی کو ... داخلی خطرات درپیش ہیں اور کیا ہی اچھا ہو اس سے کہ اندرون ملک کئی قسم کے تعمیری و ترقیاتی کاموں کو تیزی سے آگے بڑھانے کی اشد ضرورت ہے۔ آج ملک کے ایک ایک باشندہ کا ایک ایک منٹ بڑا قیمتی ہے اور پھر اجتماعی قوت جو اس قسم کی ہڑتالوں کی نذر ہوئی وہ کوئی معمولی نہیں!! دراصل یہ سب کچھ اس لئے ہوا کہ ملکی حقوق کی ادائیگی اور فرائض منصبی کی بجا آوری میں جادہ اعتدال کو چھوڑ دیا گیا۔!

ہمیں ایک طرف سرکاری ملازمین کی تکلیف کا اعتراف ہے۔ اُن کے مطالبات واجبی ہیں۔ یہ بات صرف سرکاری ملازمین سے مخصوص نہیں بلکہ ملک میں روز افزوں گرانی نے سبھی ملک واسیوں میں بے چینی کی صورت پیدا کر رکھی ہے پچھلے چار ماہ سے جس برق رفتاری کے ساتھ اشیاء صرف کی قیمتوں میں اضافہ ہو رہا ہے اور نہایت درجہ پریشان کن ہے۔ ایک سے تنخواہ دار ملازمین کی حالت تو دن بدن پتلی ہو رہی ہے۔

اندازے کے مطابق صرف انہی چند مہینوں میں چالیس پچاس فیصد تک قیمتیں بڑھی ہیں۔ دوسری طرف ایک عیالدار مجبور ہے کہ اپنے کنبہ کے افراد کا پیٹ پالنے کے لئے آٹا۔ دال۔ تیل۔ گھی۔ مرچ مصالحہ حسب ضرورت فراہم کرے۔ اور سب کے تن ڈھانکنے کے لئے پارچات خرید کرے اسی طرح دوسری لازمی ضروریات کو پورا کرے۔ اب بیچارہ ملازم کرے تو کیا کرے!!

ہمیں سرکاری ملازمین کی اس ہڑتال کو دیکھ کر اس کے نتائج پر نظر کرتے وقت بار بار اس بات کا خیال آتا ہے کہ ان لوگوں نے تو ایک آزمودہ نسخہ کے ذریعہ سرکار کو اس بات پر آمادہ کر لیا کہ ان کے مہنگائی الاؤنس میں خاطر خواہ اضافہ پر غور کرے پھر خواہ اس بجٹ کو پورا کرنے کے لئے ٹیکس ہی لگا دے۔ یہ سب کارروائی درپیش مسئلہ کا صحیح حل نہیں کہلا سکتی۔

اصل بات یہ ہے کہ گرانی سے متاثر ہونے والے صرف سرکاری ملازمین ہی نہیں بلکہ گرانی کا مسئلہ تو ملک گیر مسئلہ ہے اور اس کا اصل حل یہی ہے کہ سرکار روز افزوں گرانی کی روک تھام کے لئے کوئی مؤثر اقدام کرے۔ حقیقت یہ ہے کہ ذی ثروت تجارت پیشہ افراد پر گرانی کا چنداں اثر نہیں کیونکہ جس اونچی شرح سے وہ مال خریدتے ہیں اُسی کے مطابق وہ خریداروں سے وصولی بھی کر لیتے ہیں۔ اور یہی حال مزدوروں کا ہے کیونکہ مہنگائی کے ساتھ ساتھ اُن کی شرح اُجرت بھی بڑھتی جا رہی ہے ایک مزدور آج سے کچھ سال پہلے دو روپیہ یومیہ اُجرت پاتا تھا۔ اور جبکہ آج اُس کی اُجرت کی شرح ۵۰/۳ تک ہو چکی ہے۔ آ جا کر مہنگائی کی چکی میں اگر پیس رہا ہے تو ملازم پیشہ خواہ سرکاری ہو یا غیر سرکاری اور اُس وقت تک وہ سکھ کا سانس نہیں لے سکتا جب تک کہ قیمتوں کو بڑھنے سے روکا جائے!! یہی وجہ ہے کہ ۲½ لاکھ افراد اپنی اس تکلیف کے اظہار کے لئے ہڑتال پر مجبور ہوئے اور اخبار پرتاپ کی خبر کے مطابق تقسیم ملک کے بعد پنجاب کی تاریخ میں یہ پہلا موقعہ ہے جبکہ صوبہ بھر میں سرکاری ملازموں نے ہڑتال کا قدم اُٹھایا۔ تمام اضلاع میں سرکار کے دفاتر سنسان پڑے رہے تھے"۔ (پرتاپ ۳/۵/۶۶)

شاید ہڑتالیوں کے مؤثر مطالبہ یا اس کی معقولیت کا ہی نتیجہ تھا کہ اس اخبار کی خبر کے مطابق: "پنجاب سرکار اپنے ملازموں کے لئے تنخواہ کمیشن مقرر کرنے کے معاملہ پر غور کر رہی ہے۔ اور ۱۱ مئی کو وزارت کی میٹنگ میں اس پر غور کیا جائے گا۔

(پرتاپ جالندھر ۶۶/۵/۸ء)

خوشی کی بات یہ ہے کہ سرکار اپنے کرمچاریوں

(باقی صفحہ ۱۰ پر)

جنوبی ہند کے احباب جماعت کے نام

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا روح پرور پیغام

امسال جنوبی ہند کے سالانہ جلسوں کے انعقاد کے سلسلہ میں ناچیز کی درخواست پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت و نوازش جماعتوں کے نام حسب ذیل پیغام تحریر فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ مولیٰ کریم اس ناچیز کو اور جملہ احباب جماعت کو اس پیغام پر کماحقہ عمل کرنے کی توفیق و سعادت بخشے۔ آمین اللھم آمین۔

یہ پیغام جلسوں کے بعد ملا۔ اس لئے اخبار بدر کے ذریعہ احباب کی خدمت میں پہنچایا جا رہا ہے۔ فقط والسلام

خاکسار حکیم محمد دین عفی عنہ
مبلغ انچارج میسور سٹیٹ متعین شیموگہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم　　　　نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

عزیزم محترم! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ'

آپ کے خط مورخہ ۲۶/۳/۶۶ سے یہ معلوم کر کے بیحد مسرت ہوئی کہ جنوبی ہند میں مختلف مقامات پر تبلیغی جلسوں کا پروگرام شروع کیا جا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان اجتماعات کو مبارک کرے۔ علاقہ کے لوگوں کے دل کھول دے۔ انہیں احمدیت کی طرف مائل کر دے۔ اس طرح کہ اس علاقہ میں احمدیت سرعت سے ترقی کرتی چلی جائے یہاں تک کہ سارا علاقہ احمدی ہو جائے۔ اَللّٰھُمَّ آمین۔

دوستوں کو میری طرف سے یہ پیغام دیں کہ

"اپنے اندر ایک نیک تغیر اور خدمتِ دین کے لئے دل میں ایک تڑپ پیدا کریں"

اللہ تعالیٰ آپ سب کے ساتھ ہو۔ آمین۔

فقط والسلام

دستخط حضرت خلیفۃ المسیح الثالث (ایدہ اللہ بنصرہ العزیز)

30.3.66　　　　Ref No 8A / 3-5-66

خطبہ جمعہ

ہم میں سے ہر ایک کو خدا تعالیٰ کی خاطر ہر قسم کی قربانیوں کیلئے ہمیشہ تیار رہنا چاہیئے

تا

کامل غلبہ اسلام کے متعلق اللہ تعالیٰ کے وعدے پورے ہونے میں دیر نہ ہو

الٰہی فضلوں کو حاصل کرنے کے لئے مومنوں کو تین قسم کی آزمائشوں میں سے گذرنا پڑتا ہے

از حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ ۱۵ اپریل ۱۹۶۶ء بمقام ربوہ

مرتبہ:- مولوی محمد صادق صاحب سماٹری انچارج شعبہ زود نویسی ربوہ

تشہد اور تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ العنکبوت کی مندرجہ ذیل آیات تلاوت فرمائیں:-

الٓمٓ ۔ اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ یُّتْرَکُوْٓا اَنْ یَّقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا وَھُمْ لَا یُفْتَنُوْنَ ۔ وَلَقَدْ فَتَنَّا الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِھِمْ فَلَیَعْلَمَنَّ اللّٰہُ الَّذِیْنَ صَدَقُوْا وَلَیَعْلَمَنَّ الْکٰذِبِیْنَ ۔

پھر فرمایا۔

سورۃ عنکبوت کی ان آیات کا ترجمہ یہ ہے کہ کیا اس زمانہ کے لوگوں نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ ان کا یہ کہہ دینا کہ ہم ایمان لے آئے ہیں کافی ہوگا اور وہ چھوڑ دیئے جائیں گے اور ان کو آزمایا نہ جائے گا اور فتنہ میں نہ ڈالا جائے گا۔ حالانکہ جو لوگ ان سے پہلے گذر چکے ہیں۔ ان کو ہم نے آزمایا تھا اور اب بھی اللہ تعالیٰ ایسا ہی کرے گا اور وہ ظاہر کر دے گا۔ ان کو جنہوں نے سچ بولا اور اپنی قربانیوں سے اپنی

سچائی پر مُہر

لگا دی۔ اور ان کو بھی جنہوں نے جھوٹ بولا جن کی زبان پر ایمان تھا لیکن ان کے دل ایمان سے خالی تھے اُنہوں نے ایمان کے تقاضوں کو پورا نہ کیا۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب کوئی قوم

اللہ تعالیٰ کی آواز پر لبیک

کہتے ہوئے اس کے مامور (رسول اور نبی) پر ایمان لاتی ہے تو اس کا محض زبانی ایمان اللہ تعالیٰ کو مقبول نہیں ہوتا بلکہ اس ایمان کے نتیجہ میں جب تک

اسلمت لرب العالمین

کا مظاہرہ نہ ہو یعنی اس وقت تک وہ قوم الٰہی انعامات، فضلوں، برکتوں اور رحمتوں کی وارث نہیں بن سکتی جب تک وہ ہر قسم کے فتنوں اور ابتلاؤں اور آزمائشوں میں پوری نہ اُترے اور پوری طرح ثابت قدم نہ رہے۔

قرآن کریم کا مطالعہ کرنے سے ہمیں معلوم ہوتا ہے۔

فتنے اور آزمائشیں

تین قسم کی ہیں۔ ان میں سے مومنوں کو گزرنا پڑتا ہے۔ تین قسم کی آگ ہے جس میں اپنے رب کی رضا کے لئے انہیں چھلانگ لگانا پڑتی ہے۔ اگر وہ خلوص نیت رکھنے والے ہوں اور ان کا ایمان سچا ہو۔ تو اللہ تعالیٰ ان تینوں قسم کی آگوں کو ان کے لئے برداً وسلاماً بنا دیتا ہے۔ اور وہ ان آزمائشوں کے بعد اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بن جاتے ہیں۔

(۱) پہلا امتحان اور آزمائش

(کیونکہ فتنہ کے معنی امتحان اور آزمائش کے ہیں) وہ احکام الٰہی یا تعلیم الٰہی ہے جو ایک نبی اللہ تعالیٰ کی طرف سے لے کر آتا ہے اور جس تعلیم کے نتیجہ میں مومنوں کو

کئی قسم کے مجاہدات

کرنے پڑتے ہیں۔ اپنے نفسوں کو مارنا پڑتا ہے۔ بعض دفعہ اپنے مالوں کو قربان کرنے سے اور بعض دفعہ اپنی عزتیں اور وجاہتیں اللہ تعالیٰ کے لئے بکھادر کرنے سے۔

قرآن کریم چونکہ آخری شریعت ہے۔ اس لئے اس نے ہمارے لئے کامل ہدایت مہیا کی۔ اور ان کامل مجاہدات کے طریق ہمیں سکھائے جن پر عمل پیرا ہو کر ہم انتہائی

عظیم الشان نعمتوں کے وارث

بن سکتے ہیں۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے،

وَنَبْلُوْکُمْ بِالشَّرِّ وَالْخَیْرِ فِتْنَةً ۖ وَاِلَیْنَا تُرْجَعُوْنَ ۔

(سورۃ الانبیاء آیت ۳۶)

یعنی ہم تمہاری الشر اور الخیر کے ذریعہ آزمائش کریں گے۔ اور آخر ہماری طرف ہی تم کو لوٹا کر لایا جائے گا

گویا فرمایا اگر تم اس آزمائش میں پورے اُترے جسے ہم الخیر کہہ رہے ہیں۔ اس سے تم نے زیادہ سے زیادہ فائدہ اُٹھایا اور جسے ہم الشر کہہ رہے ہیں۔ اس سے زیادہ سے زیادہ بچے۔ تو جب تم ہماری طرف لوٹ کر آؤ گے۔ تو اسی کے مطابق ہماری طرف سے تمہیں اچھا بدلہ ملے گا۔

قرآن کریم کے بہت سے بطون ہیں جن کے مطابق ہم اس کی بہت سی تفاسیر کرتے ہیں۔ یہاں

اَلْخَیْرُ کے ایک معنی

خود قرآن کریم اور اس کے اوامر و نواہی ہیں جیسا کہ فرمایا

وَقِیْلَ لِلَّذِیْنَ اتَّقَوْا مَاذَآ اَنْزَلَ رَبُّکُمْ ۭ قَالُوْا خَیْرًا ۭ لِلَّذِیْنَ اَحْسَنُوْا فِیْ ھٰذِہِ الدُّنْیَا حَسَنَةٌ ۭ وَلَدَارُ الْاٰخِرَةِ خَیْرٌ

کہ جب مخالفین اور نہ ماننے والے ان لوگوں سے جو تقویٰ کی راہوں کو اختیار کرتے ہیں اور اوامر کو بجا لاتے اور نواہی سے پرہیز کرتے ہیں) پوچھتے ہیں کہ تمہارے رب نے اس قرآن کریم میں کیا اتارا ہے یا تمہارے رب نے

کیا تعلیم تمہیں دی ہے

تو وہ کہتے ہیں خَیْرًا یعنی خیر کو اتارا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ ہدایت جو الخیر (کامل خیر) ہے۔ جو لوگ الخیر کی راہ اختیار کرتے للذین احسنوا فی ھٰذہ الدنیا حسنة (اس کے احکام کو بجا لاتے ہیں۔ اور اس کی نواہی سے بچتے رہتے ہیں۔ ان کے لئے اس دنیا میں حسنة (بھلائی) ظاہر ہوگی۔ ولدار الاٰخرة خیر۔ آخری گھر میں تو کیا ہی کیا ہے؟ اس کی خوبیاں اور اس کے انعامات کی کنہہ تو ہمارے تصور میں بھی نہیں آ سکتی

پس اس آیت میں

قرآنی تعلیم کو خیر کہا گیا ہے

اس لئے میں آیت وَنَبْلُوْکُمْ بِالشَّرِّ وَالْخَیْرِ فِتْنَةً کے یہ معنی کرتا ہوں کہ "ہم قرآن کریم کے احکام (اوامر و نواہی) سے تمہاری آزمائش کریں گے"۔ اور اگر ہم غور سے کام لیں تو یہ بھی یہ ایک آزمائش۔ کیونکہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو رزق ہم نے تمہیں دیا ہے۔ اس میں سے تم ہماری راہ میں خرچ کرو یہ ایک بڑی آزمائش ہے۔ غور کیجئے کہ ایک شخص دن رات کی محنت کے بعد کچھ مال حاصل کرتا ہے اور سمجھتا ہے کہ اب مجھے تمام مال مل گیا۔ ہے کہ جس سے میں اور میرے بیوی بچے خوشحالی کی زندگی بسر کر سکیں گے تب خدا تعالیٰ کی آواز اس کے کانوں میں پڑتی ہے اور اسے متوجہ کرتی ہے کہ جو مال ہم نے تمہیں عطا کیا ہے اس کے خرچ پہ جو پابندیاں ہم نے عائد کی ہوئی ہیں انہیں مت بھولنا۔ پھر وہ اس مال کے متعلق انہیں یہ فرماتا ہے کہ اب میرے دین کو یا میرے بندوں کو تمہارے

مال کے ایک حصہ کی ضرورت ہے

اسے میری راہ میں خرچ کرو تو یقیناً یہ اس بندے کی آزمائش ہوتی ہے۔ جس میں وہ ڈالا جاتا ہے۔

پس وہ مومن جو تقویٰ پر قائم ہوتا ہے وہ بشاشت سے خدا تعالیٰ کی اس آواز پر لبیک کہتا ہے اور اپنے مال کو خدا

تعالیٰ کی راہ میں خرچ کر کے وہ اس امتحان میں پورا اترتا ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ بہت سی نعمتوں میں سے جو ہم نے تمہیں عطا کی ہیں تمہاری زندگی کے لمحات بھی ہیں، عمر بھی ہے۔ جب ہماری طرف سے اپنی عمر اور وقت کا کچھ حصہ قربان کرنے کے لئے تمہیں آواز دی جائے تو تمہارا فرض ہے کہ تم اس آزمائش میں بھی پورے اترو تا ہمارے فضلوں کے وارث ٹھہرو۔

اسی طرح عزتیں اور وجاہتیں بھی خدا تعالیٰ کی ہی دی ہوئی ہیں جو ایک مومن کو خدا تعالیٰ کی راہ میں قربان کرنی پڑتی ہیں

خدا تعالیٰ کے احکام ہیں

ایک حصہ نواہی کا ہے یعنی بعض باتیں ایسی ہیں جن سے روکتا ہے۔ مثلاً دنیوی رسم و رواج ہیں جن کی وجہ سے بعض لوگ اپنی استطاعت سے زیادہ بچوں کی بیاہ شادی پر خرچ کر دیتے ہیں حالانکہ وہ اسراف ہے جس سے اللہ تعالیٰ منع فرماتا ہے وہ کہتے ہیں کہ اگر ہم نے رسم و رواج کو پورا کرنے کے لئے خرچ نہ کیا ہمارے رشتہ داروں میں ہماری ناک کٹ جائے گی۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ میری خاطر رسم و رواج کو چھوڑ کر اپنی ناک کٹواؤ تب تمہیں میری طرف سے عزت کی ناک عطا کی جائے گی۔

تو الخمیر جس کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ مومنوں کو آزماتا ہے۔ وہ قرآن کریم کے احکام ہیں۔ اس کے مقابلہ میں الشّر کا لفظ استعمال فرمایا ہے۔ گویا ہر وہ حکم امر ہو یا نہی جو قرآن کریم کے مخالف اور معارض ہو۔ اسے الشر کہا گیا ہے۔ کیونکہ شیطان اور اس کے پیرووں کا یہ کام ہے کہ وہ لوگوں کے کانوں میں قرآن کریم کے خلاف باتیں ڈالتے رہتے ہیں۔ کبھی یہ کہتے ہیں کہ خدا کی راہ میں مال خرچ کرنے کا کیا فائدہ؟ کبھی یہ کہتے ہیں کہ ان مومنوں کی خاطر جو کمزور اور غریب ہیں تم اپنے وقتوں اور عزتوں کو کیوں ضائع کرتے ہو۔ دیکھئیے منافقوں کا وطیرہ اور کفار کا یہی طریق ہے کہ وہ قرآنی احکام کے مقابل معارض باتیں مومنوں کے کانوں میں ڈالتے ہیں اور یہ غلط امید رکھتے ہیں کہ وہ ان باتوں پر کان دھریں گے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کے مومن بندوں پر شیطان کا تسلط نہیں ہوا کرتا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

کہ ایک طرف احکام قرآنی ہیں جو تمہارے سامنے ہیں اور ایک طرف وساوس شیطانی ہیں جو تمہیں ان کی خلاف ورزی پر آمادہ کر رہے ہیں اور ان ہر دو کے ذریعہ سے تمہاری آزمائش کی جاری ہے اس آزمائش میں پورا اترنے کے لئے ضروری ہے کہ تم یہ یاد رکھو کہ تم ہماری طرف ہی لوٹ کر آنے والے ہو۔

جو شخص آخرت پر حقیقی ایمان رکھتا ہو اور اسے یہ یقین کامل ہو کہ "اِلَیْنَا تُرْجَعُوْنَ" ایک ایسی حقیقت ہے۔ جس کو جھٹلایا نہیں جا سکتا وہ کسی بھی آزمائش کے وقت کس طرح ٹھوکر کھا سکتا ہے؟؟

پس ایک قسم کی آزمائش خدا کے احکام اور شیطانی وساوس کے ذریعہ سے ہوتی ہے۔

(۲) دوسرا فتنہ یا آزمائش

جس سے مومن آزمائے جاتے ہیں وہ قضاء و قدر کی آزمائش ہے۔ کبھی کبھی اللہ تعالیٰ مومنوں کو قضاء و قدر کی آزمائش میں ڈال کر ان کا امتحان لیتا ہے۔ چنانچہ قرآن کریم میں فرمایا وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرٰتِ کہ ہم اپنی مشیت اور اذن سے تمہارے ایمان لانے کے بعد تمہارے مالوں میں نقصان کی صورت پیدا کر دیں گے۔

احمدیت میں بھی جو اللہ تعالیٰ کا سچا سلسلہ ہے ہر روز ایسی مثالیں ملتی رہتی ہیں۔ مجھے کئی خطوط آتے رہتے ہیں جن میں لکھا ہوتا ہے کہ ہم احمدی ہوئے تھے مگر بیعت کے بعد ہمیں نقصان ہونا شروع ہو گیا ہے۔ اگر یہ لوگ قرآن کریم کی ذرا بھی سمجھ رکھتے ہوں تو وہ فوراً جان لیں کہ یہ نقصان احمدیت کی صداقت کی دلیل ہے نہ کہ اسکے غلط یا جھوٹا ہونے کی۔ کیونکہ قرآن کریم نے پہلے ہی وضاحت بتا دیا تھا کہ جب تم ایمان لاؤ گے تو کبھی خدا تعالیٰ تمہارے مالوں میں تنگی پیدا کرے گا اور تمہیں آزمائے گا کہ آیا تم مال کو خدا تعالیٰ پر ترجیح دیتے ہو یا خدا تعالیٰ کی مرضی کو مال پر ترجیح دیتے ہو۔

وَالْاَنْفُسِ اور کبھی یہ کرے گا کہ ادھر تم ایمان لائے ادھر تمہارا بچہ مر گیا۔ یا کوئی دوسرا رشتہ دار فوت ہو گیا اس وقت شیطان آئے گا۔ اور تمہارے دل میں وسوسہ ڈالے گا کہ یہ مذہب جو تم نے اختیار کیا بڑا منحوس ہے دیکھو ابھی ایمان لائے اور تمہارا بچہ فوت ہو گیا یا تمہارے فلاں کا انتقال ہو گیا یا تمہارا باپ چلتا بنا وغیرہ وغیرہ۔ لیکن اگر تم قرآن کریم کو جانتے اور سمجھتے ہو گے تو تم اس آیت کے ماتحت ایک قسم کی بشاشت محسوس کرو گے کہ

کتنا سچا ہے ہمارا خدا

اور کتنا مہربان ہے وہ کہ وقت سے پہلے ہی اس نے یہ بتا دیا تھا کہ ہم اس قسم کی آزمائش میں ڈالے جائیں گے۔

وَالثَّمَرٰتِ اور کبھی وہ یہ کرے گا کہ دنیا کے حصول کے لئے جو تمہاری کوششیں ہوں گی دنیوی میدان میں اس کا نتیجہ ٹھیک نہیں نکلے گا اور ہم اس کو تمہارے لئے ایک آزمائش بنا دیں گے

تو اس قسم کی آزمائشوں کو قضاء و قدر کی آزمائش کہا جاتا ہے۔ یہ دوسری قسم کی آزمائش ہے جس میں سے مومن کو گذرنا پڑتا ہے۔

(۳) تیسرا فتنہ یا آزمائش

جس کا ذکر ہمیں قرآن کریم سے ملتا ہے وہ مخالفین کی ایذا رسانی ہے۔ اگر ہم تاریخ انبیاء پر نظر ڈالیں تو ہمیں معلوم ہوگا کہ ہر نبی اور مامور کے ماننے والوں کو ان کے مخالفین نے ہر قسم کی ایذائیں پہنچائیں لیکن اس میں سب سے زیادہ حصہ اس نبی کے صحابہ کو دیا گیا جو سب انبیاء سے اعلیٰ، ارفع، سب سے زیادہ مقدس اور امام المطہرین تھے یعنی حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم پہلے مکی زندگی میں اور پھر اس کے بعد جہاں جہاں بھی اسلام دنیا میں پھیلتا گیا، اسلام میں داخل ہونے والوں کو تکالیف اور مصائب کا سامنا کرنا پڑا۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ بھی ایک آزمائش ہے جس میں سے تم میں سے ہر مومن کو گذرنا ہے۔ اگر تمہارے دل میں واقعی میری محبت ہے اور واقعی تم میری رضا کو حاصل کرنا چاہتے ہو۔ تو تمہیں اس آزمائش سے بھی صدق و وفا کے ساتھ گذرنا پڑے گا۔

اس امتحان میں پورا اترنے اور ہمیں اپنے عذاب سے بچانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے

ایک اور تصوّر

بھی ہمارے سامنے پیش فرمایا ہے۔ فرمایا وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ فَاِذَآ اُوْذِيَ فِي اللّٰهِ جَعَلَ فِتْنَةَ النَّاسِ كَعَذَابِ اللّٰهِ (سورۃ العنکبوت آیۃ ۱۱) اور لوگوں میں سے بعض ایسے بھی ہیں جو کہتے ہیں کہ ہم اللہ پر ایمان لائے لیکن جب اعلانِ ایمان کے بعد ان پر آزمائش آتی ہے اور اللہ تعالیٰ اس تیسری قسم کے فتنہ سے ان کا امتحان لینا چاہتا ہے یعنے اللہ تعالیٰ کی خاطر اور اس کی وجہ سے انہیں تکلیف میں ڈالا جاتا ہے۔ کیونکہ لوگ ان کے مخالف ہو جاتے ہیں کبھی وہ انہیں قتل کرنے کے درپے ہوتے ہیں کبھی ان کی بے عزتی کرتے ہیں اور کبھی ان کا بائیکاٹ کرتے ہیں وغیرہ وغیرہ ہزاروں قسم کے داؤ پیچ ہیں جو مخالف لوگ شیطانی وسوسوں کی وجہ سے اختیار کرتے ہیں۔

تو فرمایا کہ کچھ ایسے لوگ بھی ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ کی وجہ سے ان کو تکلیف میں ڈالا جاتا ہے تو وہ لوگوں کے عذاب کو اللہ تعالیٰ کے عذاب کی طرح سمجھ لیتے ہیں فرمایا کہ اگر تم کمزوری دکھاؤ گے تو تمہیں وہ عذاب بھگتنا پڑے گا جو میں نے تمہارے لئے مقدر کیا ہے اور اگر تم مضبوطی دکھاؤ گے اور اپنے ایمان پر ثابت قدم رہو گے تو تمہیں صرف وہ عذاب جھیلنا پڑے گا جو یہ محدود طاقتوں والے انسان پہنچا سکتے ہیں۔

اب خود اندازہ کر لو

کہ اب ان دو عذابوں میں سے کونسا عذاب زیادہ شدید اور کونسا عذاب زیادہ دیرپا ہے ان دو عذابوں میں سے ایک عذاب تمہیں ضرور ملے گا چاہو تو بندوں کی ایذا رسانی کو قبول کر کے میرے عذاب سے بچ جاؤ، چاہو تو اس عارضی عذاب سے بچنے کی خاطر وہ عذاب مول لے لو جس کا زمانہ اتنا لمبا ہے کہ تم اس کا اندازہ بھی نہیں کر سکتے۔ محاورہ میں وہ ابدالاباد کا زمانہ بھی کہا جا سکتا ہے اگرچہ وہ ہمیشہ کے لئے نہیں لیکن اس کا زمانہ اتنا لمبا اور اس کی شدت اتنی ہیبت ناک ہے کہ اگر ہم اسے ہمیشہ کا عذاب بھی کہہ دیں تو غلط نہیں ہوگا۔ تو فرماتا ہے کہ جب لوگ تمہیں میری وجہ سے تکلیف پہنچانے لگیں، دکھ دینے لگیں اور تمہارے لئے عذاب کے سامان مہیا کر دیں تو میرے عذاب کا تصور بھی کر لینا چاہئیے۔ اس تصور سے تم لوگوں کے عذاب پر صبر کرنے کے قابل ہو جاؤ گے۔ اور تمہارے لئے یہ فیصلہ کرنا آسان ہو جائے گا کہ آیا لوگوں کے عذاب کو تم قبول کرو گے یا میرے عذاب کو جو ایک بڑا لمبا اور شدید عذاب ہے سو کوئی عقلمند انسان جو خدا پر ایمان اور یقین رکھتا ہو کبھی یہ نہیں کہہ سکتا اور نہ یہ پسند کر سکتا ہے کہ لوگوں کے عذاب سے بچ جائے۔ اور خدا کے عذاب میں مبتلا ہو۔ ہاں

بعض بدقسمت لوگ ایسے ہوتے ہیں

جو لوگوں کے عذاب کو دیکھ کر ٹھوکر کھا جاتے اور ارتداد کی راہ اختیار کرتے ہیں۔

پس ایک تیسری قسم کا فتنہ جو ایمان کے اعلان کے بعد مومن کے سامنے آتا ہے وہ یہ ہے کہ منکر اور مخالف لوگ اپنا پورا زور لگاتے ہیں کہ وہ مومنوں کو دُکھ اور تکلیف پہنچائیں اور اس وقت ظاہر ہوتا ہے کہ کون اپنے ایمان میں صادق ہے اور کون کاذب ہے۔

فرمایا کہ یاد رکھنا کہ لوگوں کا عذاب تو عارضی ہے وقتی ہے بڑا ہلکا ہے۔ اس کے مقابل پر میرا عذاب بڑا لمبا اور بڑا شدید ہے جو ایک لمحہ کے لئے بھی تمہارے سامنے آجائے تو تم دس ہزار سال تک لوگوں کے عذاب کو قبول کرنے کے لئے تیار ہو جاؤ۔

الغرض

یہ تین قسم کے فتنے یا آزمائشیں یا امتحان ہیں جن میں سے خدا تعالےٰ کے مومن اور متقی بندوں کو گذرنا پڑتا ہے۔ ہم بھی اللہ تعالےٰ کے ایک مامور پر ایمان لائے ہیں اور

ہم نے خدا کی آواز پر لبیک کہا ہے

اور ہمارے دلوں میں بھی یہ جذبہ اور تڑپ ہے کہ ہم اس ایمان کے جو تقاضے ہیں وہ پورا کرنے والے ہوں اور اس مقصد کو حاصل کرنے والے ہوں جس مقصد کے لئے سلسلہ عالیہ احمدیہ کو قائم کیا گیا ہے۔ یعنے دینِ اسلام کو تمام ادیان پر غالب کر دینا اور قرآن کریم کی تعلیم کو تمام بنی نوع انسان تک پہنچا کر انہیں قائل کرنا کہ فلاح حقیقی حاصل کرنے کا صرف ایک ہی ذریعہ ہے جو قرآن کریم کی تعلیم پر عمل پیرا ہونا ہے۔

تو ہمارے لئے بھی ان تینوں فتنوں اور آزمائشوں کا سامنا کرنا ضروری ہے۔

پہلی آزمائش اور امتحان

کہ قرآنی احکام پر عمل پیرا ہوں۔ نماز باجماعت ہی کو لے لو۔ سردی ایک گھنٹہ کے بعد اپنے کام، اپنے آرام یا مجلس کو چھوڑ کر خدا تعالےٰ کے گھر آنا۔

پھر راتوں کو اٹھ کر خدا تعالےٰ کو یاد کرنے والے جو ہیں وہ اپنے جسم کی آسائش کو خدا کے لئے چھوڑتے ہیں۔

اس کے علاوہ مال ہیں ان کے کمانے پر بھی پابندیاں اور ان کے خرچ پر بھی پابندیاں ہیں۔ جہاں مال حرام کے ہر طریق سے خدا نے روکا وہاں مال حلال کے ہر قسم کے خرچ پر پابندیاں لگا دیں جس کے نتیجہ میں اس نے فضل اور برکتیں حاصل ہو جاتی ہیں۔

اگر سوچا جائے تو یہ اللہ تعالےٰ کا بڑا احسان ہے۔ دیکھو بیوی سے محبت کرنا تو بظاہر

ایک دنیوی چیز ہے لیکن ہمیں ثواب پہنچانے کی خاطر اسلام یہ کہتا ہے کہ اگر تم اس نیت کے ساتھ کہ

خدا تعالیٰ کا یہ حکم ہے

کہ اپنے گھروں کے ماحول کو خوشگوار بناؤ۔ اپنی بیوی اور بچوں سے پیار کرو اپنی بیوی کے منہ میں لقمہ بھی ڈالو گے تو خدا تعالےٰ تمہیں اس کا بھی اجر دے گا تو خرچ کے متعلق بھی ہدایات دیدیں تاکہ ہمارا ہر خرچ جو بظاہر دنیا سے تعلق رکھتا ہے وہ بھی دین کا حصہ بن جائے اور اس کے نتیجہ میں ہمیں ثواب حاصل ہو یہ تو اس کے فضل اور اس کے احسان ہیں ہم نے تو اسکے شکر گذار بندے بننا ہے اور خدا تعالےٰ کا شکر بجا لانے کا بہترین بلکہ ایک ہی ذریعہ ہے اور وہ یہ کہ ہم اس کے احکام پر کاربند ہوں۔

تو ہم جو جماعتِ احمدیہ سے تعلق رکھتے ہیں اور مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان لائے ہیں۔ ہماری پہلی آزمائش یا پہلا امتحان یہ ہے کہ ہم قرآن کریم کا علم حاصل کریں اور اس نیت کے ساتھ حاصل کریں کہ ہر وہ حکم جو قرآن مجید میں پایا جاتا ہے۔ ہم اس کو بجا لائیں گے جس سے بچنے کی ہمیں تلقین کی گئی ہے۔

پھر

قضاء و قدر کی آزمائش

میں بھی ہمیں نہایت اچھا اور نیک نمونہ دنیا کے سامنے پیش کرنا ہے اس وقت مسلمان کہلانے والوں میں ایسے خاندان بھی آپ کو نظر آئیں گے جو گھر میں فوت دموت ہونے کے وقت یا تو خدا تعالےٰ کو گالیاں دینے لگ جاتے ہیں۔ یا پھر اس کا شکوہ شروع کرنے لگتے ہیں۔ وہ اس بشارت کے مستحق نہیں بن سکتے جس کا ذکر خدا تعالےٰ نے ان الفاظ میں فرمایا ہے۔ وَبَشِّرِ الصَّابِرِيْنَ الَّذِيْنَ إِذَا أَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ قَالُوْا إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ جس کی چیز تھی اس نے لے لی شکوہ کی گنجائش ہی کہاں ہے لیکن انسان بعض دفعہ بڑی حماقت کی باتیں کرتا ہے اور اپنے رب کا بھی شکوہ شروع کر دیتا ہے۔ تو قضاء و قدر کی آزمائش اور امتحان جو ہمارے لئے مقدر ہیں ان میں بھی ہم نے ایسا نمونہ دکھانا ہے کہ خدا تعالےٰ کی بشارتیں ہمیں ملیں اس کا غضب یا ناراضگی ہم پر نہ اُترے۔

پھر تیسری قسم کی آزمائش یا لوگوں کا فتنہ ہے۔ چونکہ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے خدا تعالیٰ کے جمالی جلوؤں کے ذریعہ اسلام کو دنیا پر غالب کرنا ہے۔ بالفاظِ دیگر اللہ تعالےٰ اس زمانہ میں غلبۂ اسلام کے لئے جو جلوے ظاہر کرتا رہا ہے یا کر رہا ہے یا آئندہ کرتا رہے گا اس میں ایسے

جمالی جلوؤں کی کثرت

اور جلالی جلوؤں کی قلت ہے۔ اس نسبت کی وجہ سے ہم کہتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ نے اس سلسلہ عالیہ احمدیہ کی ترقی اور اسلام کے غلبہ کو جمالی جلوؤں کے ساتھ وابستہ کیا ہوا ہے اور جہاں یہ کیفیت ہو وہاں بڑی لمبی قربانیاں کرنی پڑتی ہیں اور آنے والی نسلوں کا بڑے لمبے عرصہ تک خیال رکھنا پڑتا ہے تاکہ وہ صداقت پر قائم رہیں اور ادھر اُدھر بھٹکیں نہیں۔ اسی طرح جو ایذا رسانی دشمن کی طرف سے اس وقت ہوتی ہے وہ اس سے کچھ مختلف ہوتی ہے جو خدا تعالےٰ کے جلالی جلوؤں کے زمانہ میں ہوتی ہے کیونکہ جس وقت اللہ تعالےٰ کا منشاء یہ ہو کہ اپنے جلالی اور قہری نشانوں سے دشمن کو مغلوب کرے تو اس وقت وہ دشمن اور مخالف کو بھی چھوڑ دیتا ہے کہ وہ تلوار لے اور اپنے زور بازو سے

دینِ الٰہی کو مٹانے کی کوشش

کرے تب وہ دشمن یہ خیال کرتا ہے کہ خدا نے مجھے طاقت اور غلبہ اور وجاہت اور عزت کے ساتھ ساتھ تلواریں اور نیزے اور تیر کثرت سے دیئے ہیں کہ ان مٹھی بھر آدمیوں کو میں بڑی آسانی سے مٹا سکتا ہوں اور جب ان کو مٹانے کی کوشش شروع کرتا ہے تو اس وقت خدا تعالےٰ کا قہری نشان ظاہر ہوتا ہے اور ایک لحظہ میں سے ملیا میٹ کر کے رکھ دیتا ہے۔

لیکن جہاں اللہ تعالےٰ نے اپنے جمال کو ظاہر کرنا ہو اور اپنے جمالی جلوؤں سے دین کو مضبوط اور غالب کرنا ہو وہاں وہ عام طور پر دشمن کو اس بات کی اجازت نہیں دیتا کہ وہ تلوار اُٹھائے بلکہ عام طور پر دوسری قسم کی مخالفت اور ایذا رسانی ہوتی ہے۔ مثلاً گالیاں دینا، بعض دفعہ منہ پر تھوکنا، تھپڑ لگا دینا وغیرہ بہرحال وہ ان بچوں والی حرکتوں سے اپنا غصہ نکال لیتے ہیں۔ اور بڑے بڑے لمبے عرصہ تک مومن خدا تعالےٰ کے فضلوں اور برکتوں کے وارث ہو جاتے ہیں۔ ایسے زمانہ کے

متعلق خدا تعالےٰ نے فرمایا ہے کہ تُو مخالفین کو مختلف اطراف سے کھڑے کھڑے کر کمزور کرتا چلا جاؤں گا اور مومنوں کو مضبوط کرتا چلا جاؤں گا اور یہ تکلیفیں اور ایذا رسانیاں دور ہو جائیں گی۔

کسی گاؤں میں کوئی شخص احمدی ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالےٰ اس کو ہدایت دیتا ہے تو سارا گاؤں اس کے پیچھے پڑ جاتا ہے۔ ماں باپ تک کہہ دیتے ہیں کہ ہمارے گھر میں نہ آنا۔ جب وہ ایذا رسانی بشاشت سے قبول کرتا ہے تو پھر اللہ تعالےٰ وہ حالات بھی بدل دیتا ہے

مجھے یاد آیا

کہ ایک گاؤں میں ایک نابینا حافظ پر اللہ تعالےٰ نے فضل کیا اور اس نے احمدیت کو قبول کر لیا۔ اس پر اس کے باپ نے کہا کہ اس گاؤں سے نکل جاؤ۔ اس نے کہا ٹھیک ہے۔ چنانچہ وہ چلا گیا اور اللہ تعالےٰ نے اس کے لئے کسی اور جگہ سامان پیدا کر دیا۔ خدا تعالےٰ نے جب دیکھا کہ اس کا یہ بندہ آزمائش میں پورا اُترا ہے۔ اور اس نے تمام دکھ بشاشت کے ساتھ برداشت کئے ہیں اور اپنے ماں باپ کی رشتہ داروں کی بلکہ تمام گاؤں کی جدائی کو اس نے قبول کر لیا۔ لیکن سچائی سے منہ نہ موڑا۔ تو اس نے خود ہی اپنے جمالی جلوؤں کے ساتھ حالات کو بدل دیا۔ اس کے باپ نے اس کو لکھا کہ تم میرے بیٹے ہو واپس آجاؤ۔ اس پر وہ گاؤں میں آگیا۔ اللہ تعالےٰ نے اُسے بڑا اخلاص دیا ہے۔ وہاں آکر اس نے جلسہ کروانے کا ارادہ کیا۔ اور جب کہ قریبی گاؤں کے احمدیوں کو کہا کہ میں یہاں جلسہ کروانا چاہتا ہوں۔ انہوں نے کہا تم پہلے بھی تکلیف برداشت کر چکے ہو۔ اب اور برداشت کرو گے۔ اس نے کہا کوئی نہیں مجھے ایسی تکلیف برداشت کرنی چاہیئے۔ میں چاہتا ہوں کہ یہاں جلسہ ہو۔ اور لوگوں کو خدا تعالےٰ کی بھی باتیں سنائی جائیں۔ چنانچہ وہاں جلسہ ہوا۔ ساتھ کے گاؤں میں احمدیوں کی بھاری تعداد ہے وہاں سے بہت سے لوگ بھی پہنچ گئے۔ کچھ علماء بھی وہاں پہنچ گئے۔ تقاریر ہوئیں ایک مجمع ہو گیا لوگوں نے باتیں سنیں تو کہا کہ قابل غور ہیں۔ غور کرنا چاہیئے۔ خواہ مخواہ آنکھیں بند کر کے اور کانوں میں انگلیاں ڈال کر انکار نہیں کرنا چاہیئے۔

اس کا نتیجہ یہ ہوا

کہ اب وہاں مذہبی تبادلۂ خیال شروع ہو گیا ہے۔ اور میں امید رکھتا ہوں کہ ان میں سے بہتوں کو اللہ تعالیٰ ہدایت دے گا۔

سو دیکھئے کہ وہاں ایک آدمی احمدی ہوا۔ کچھ عرصہ تک اللہ نے اس کی آزمائش کی۔ پھر اس نے دیکھا کہ وہ امتحان میں پورا اُترا ہے۔ اس پر اس نے اُس پر انعام کیا کہ وہ گاؤں میں پھر واپس آ گیا۔ اور اس نے تبلیغ شروع کر دی۔ نسبتاً آرام سے رہنے لگا

تکلیف تو ہر ایک کو پہنچتی ہے

ہمیں گھر بیٹھے بھی پہنچتی رہتی ہے دوسرے تیسرے دن نہایت گندی گالیوں پر مشتمل خطوط آ جاتے ہیں خط لکھنے والا اپنی جگہ بڑا خوش ہوتا ہوگا کہ میں نے بڑی گندی گالیاں دی ہیں اور ہم اپنی جگہ خوش ہوتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے ہمیں اس قسم کی قربانیوں کے پیش کرنے کی بھی توفیق عطا کر دی ورنہ مرکز میں رہتے ہوئے اور پھر اپنے مقام کے لحاظ سے مرکزی نقطہ ہوتے ہوئے بھی مشکل ہے ایسے نیزہ ہم تک پہنچ سکتے ہیں۔ لیکن یہ ذہن سے پہنچ جاتے ہیں اور پھر ہماری خوشی کا باعث ہوتے ہیں۔

اس قسم کی تکالیف ہمارے ساتھ لگی ہوئی ہیں اور جب تک ہمارے عروج کا زمانہ نہیں آتا تب تک لگی ہی رہیں گی۔ سو ان آزمائشوں میں سے ہم نے ضرور گذرنا ہے قضاء و قدر کی آزمائش میں سے بھی اور لوگوں کی ایذا رسانیوں میں سے بھی۔

بہت سے لوگ اس وقت ہدایت کو سمجھ چکے ہیں۔ لیکن وہ صرف اس ڈر سے ایمان نہیں لاتے کہ لوگ ہمیں دکھ دیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان سے کہتا ہے کہ سوچو کہ لوگوں کے عذاب میں پڑنا چاہتے ہو یا کہ میرے عذاب میں۔ خدا تعالیٰ ان کو سمجھ دے تا وہ سمجھیں کہ انسان کے لئے یہی بہتر ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کے عذاب سے محفوظ رہے۔ کیونکہ اس کا عذاب اتنا سخت ہوگا کہ انسان ایک لمحہ کے لئے بھی اس کی تاب نہیں لا سکتا۔

خلاصہ یہ

کہ ہم نے خدا تعالیٰ کے ایک مامور اور مسیح اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک فرزند جلیل کو قبول کیا ہے آپ کی سچائی پر ایمان لائے ہیں۔ ہمیں اپنی زندگی کا ہر لحظہ اور ہر دم اسی تیاری میں گزارنا چاہیئے۔ کہ اول ہم نے خدا تعالیٰ کے احکام کو بجا لانا ہے۔ جن باتوں سے اس نے ہمیں روکا ان سے بچے رہنا ہے۔ راتوں کو اُٹھنا اور پانچ وقت مسجد میں پہنچنا وغیرہ وغیرہ سینکڑوں احکام کی بجا آوری میں مجاہدات کرنے ہیں۔ ان مجاہدات کو خود انسان اپنے پر ڈالتا ہے۔ اور جب وہ اس آزمائش کو خوشی سے، بشاشت سے اور رضا کارانہ طور پر اپنے اوپر گویا نازل کر لیتا ہے۔ تب اس کو ثواب ملتا ہے۔ اگر کسی شخص کو کان پکڑ کر مسجد میں لایا جائے۔ اور وہ لانے والے کو گالیاں دیتے رہا ہو تو اس کو مسجد میں آنے کا کیا ثواب ملے گا۔

دوسرے وہ امتحان اور آزمائشیں انسان کے اپنے اختیار میں نہیں۔ ایک تو خود اللہ تعالیٰ کی طرف سے آتا ہے۔ اور ایک قسم کا امتحان اللہ تعالیٰ کے اذن سے مخالفوں کی طرف سے آتا ہے تو ان تینوں ابتلاؤں میں پورا اُترنا ہر احمدی کا فرض ہے اور ہم میں سے ہر ایک کو ہر قسم کی قربانیوں کے لئے تیار رہنا چاہیئے تاکہ ان وعدوں کے پورا ہونے میں دیر نہ ہو جو عظیم ترقی اعلیٰ کامیابی اور کامل غلبۂ اسلام کے متعلق اس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے کئے ہوئے ہیں ۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ہر امتحان میں ثابت قدم رکھے اور کامیاب فرمائے ؛

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی علاقہ تگریا اڑیسہ میں تشریف آوری

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے حضرت صاحبزادہ صاحب مع اپنے قافلہ کے مورخہ ۲۸/۲ کو دن کے چھ بجے بذریعہ کار جماعت احمدیہ کرڈاپلی میں نزول فرما ہوتے۔ آپ کے قافلہ میں علاوہ آپ کی فیملی کے مکرم جناب چوہدری مبارک علی صاحب ایڈیشنل ناظر امور عامہ بھی شامل تھے۔ حضرت صاحبزادہ صاحب نے احباب کو مصافحہ کا شرف عطا فرمایا اور کچھ دیر تک مسجد میں تشریف فرما رہے۔ رات کو مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی انچارج مبلغ کلکتہ تشریف لائے۔ ناشتہ سے فراغت کے بعد حضرت صاحبزادہ صاحب مع قافلہ کے بنگال کے لئے تشریف لے گئے اور مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی جمعہ پڑھانے کی خاطر کرڈاپلی میں ٹھہر گئے۔ آپ نے تاکیداً فرمایا کہ لوگ اپنے عہد بیداروں کی پوری پوری فرمانبرداری کریں۔

جماعت احمدیہ بنگال یہاں سے چار میل دور پر واقع ہے۔ حضرت صاحبزادہ صاحب مع قافلہ کے بیس منٹ کے اندر وہاں پہنچ گئے اور لوگوں کو مصافحہ کا شرف عطا فرمایا۔ دوپہر کو جمعہ پڑھایا۔ چار بجے جماعت احمدیہ کوٹھپلہ کے دوست آپ کو اپنی جماعت میں لے جانے کی خاطر کار لے کر آ پہنچے اور آپ مع قافلہ کے ۴½ بجے کوٹھپلہ کے لئے روانہ ہو گئے۔ وہاں سے کوٹھپلہ آٹھ میل دوری پر واقع ہے۔ کوٹھپلہ میں پہنچ کر آپ نے لوگوں کو مصافحہ کرنے کا موقعہ عطا فرمایا۔ بہت ہی قلیل وقت وہاں ٹھہرنے کے بعد پھر رات کو ۷½ بجے اسی کار کے ذریعہ واپس بنگال کے لئے روانہ ہو گئے۔ رات وہیں قیام کیا اور ۳/ مارچ کی صبح کو جماعت احمدیہ کرڈاپلی کی طرف سے جناب محمد صدیق صاحب سیکرٹری مال حضرت صاحبزادہ صاحب وغیرہ کو کرڈاپلی واپس لانے کے لئے کار لے کر پہنچے اور صبح سات بجے واپس کرڈاپلی پہنچ گئے۔ آٹھ بجے جلسہ کی کارروائی شروع ہونے والی تھی یہ جلسہ جماعت احمدیہ کرڈاپلی کی طرف سے منعقد کیا گیا تھا۔ جلسہ سے قبل بذریعہ اشتہار اس علاقہ میں اچھی طرح اعلان کیا گیا تھا۔ اس علاقہ کے ایس۔ ڈی۔ او صاحب رانی صاحبہ اور سرپنچ صاحب کو مدعو کیا گیا تھا۔ حضرت صاحبزادہ صاحب کی زیر صدارت دن کے آٹھ بجے جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم و نظم کے بعد جناب شیخ قمر علی صاحب صدر جماعت احمدیہ کی طرف سے جناب محمد صدیق صاحب سیکرٹری مال نے سپاسنامہ پڑھ کر سنایا۔ اس کے بعد حضرت صاحبزادہ صاحب نے اپنی افتتاحی تقریر میں سپاسنامہ کا جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ ۱۹۱۹ء میں ہمارے ایک مبلغ یہاں پہنچے اور اپنے نیک نمونہ اور نیک تعلیم کے ذریعہ سے ان پر ایسا اثر ڈالا کہ بہت ہی قلیل عرصہ میں یہ ساری بستی احمدیت کی آغوش میں آ گئی۔ ہمارے خدا میں ساری طاقتیں موجود ہیں۔ ہم اس کی راہ میں تھوڑا کام کریں گے تو وہ اس میں بے حد برکت ڈال دے گا۔ آپ کی تقریر تقریباً ۲۰ منٹ تک جاری رہی آپ کی تقریر کے بعد خاکسار نے ساری تقریر کا اڑیہ ترجمہ کر کے سنایا۔ بعد ازاں عزیز شیخ عبدالحلیم صاحب طالب علم مدرسہ احمدیہ قادیان نے موعود اقوام عالم کے موضوع پر تقریر کی۔ ان کی تقریر کے بعد مکرم جناب مولوی شریف احمد صاحب امینی نے تقریر کی جس میں آپ نے بیان کیا کہ ہم اس سائنٹیفک زمانہ میں کس طرح چین کی زندگی بسر کر سکتے ہیں اور کس طرح نجات پا سکتے ہیں آپ کی یہ تقریر ایک گھنٹہ اور پانچ منٹ تک جاری رہی۔ خاکسار نے اس کا اڑیہ ترجمہ کر کے سنایا۔ بالآخر حضرت صاحبزادہ صاحب نے صدارتی تقریر فرمائی جس میں فرمایا کہ یہ ہمارا تجربہ ہے کہ ہم مذہب اسلام کی پیروی کر کے ہی نجات حاصل کر سکتے ہیں۔ آپ کی یہ تقریر پندرہ منٹ تک جاری رہی۔ خاکسار نے اس کا اڑیہ ترجمہ کر کے سنایا۔ اس کے بعد حضرت صاحبزادہ صاحب نے دعا کے ساتھ پونے بارہ بجے جلسہ برخواست ہونے کا اعلان فرمایا۔

نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھنے کے بعد چار بجے پھر آپ کی زیر صدارت دوسرا اجلاس شروع ہوا۔ تلاوت قرآن کریم و نظم پڑھنے کے بعد مکرم چوہدری مبارک علی صاحب نے تقریر کی جس میں آپ نے بیان کیا کہ صرف اور صرف ہم اسلام پر عمل کر کے نجات حاصل کر سکتے ہیں۔ آپ کی تقریر آدھ گھنٹہ تک جاری رہی۔ آپ کے بعد خاکسار نے ہندو مسلمان اتحاد پر بیس منٹ تک اڑیہ زبان میں تقریر کی۔ خاکسار کی تقریر کے بعد جناب سرپنچ صاحب جو کہ ہندو ہیں اور سرپنچ کے علاوہ وکیل بھی ہیں نے جناب صدر صاحب سے اجازت لے کر تقریر کی جس میں آپ نے بیان کیا کہ اگر ہم سب اسلام کی بتائی ہوئی تعلیم پر عمل کریں گے تو ایک ۲۴

۲۴ ہو جائینگے آپ کی تقریر ایک گھنٹہ تک جاری رہی خاکسار نے اس کا اڑیہ ترجمہ کر کے سنایا۔ اس کے بعد حضرت صاحبزادہ صاحب نے اپنی صدارتی تقریر میں بیان فرمایا کہ اسلام ایک زندہ مذہب ہے۔ ہمیں چاہیئے کہ ہم سب اس پر ایمان لا کر زندہ خدا کو پانے کی کوشش کریں۔ خاکسار ساتھ کے ساتھ اڑیہ میں ترجمہ کرتا جاتا تھا۔ دعا فرما کر آپ نے جلسہ کو برخواست فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ اجلاس بھی خیر و خوبی کے ساتھ رات کے سات بجے اختتام پذیر ہوا۔ دونوں اجلاسوں میں اس علاقہ کے ہندو اور غیر احمدی کثرت سے شامل ہوئے تھے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت ہی اچھا اثر لیکر گئے۔ فی الحال جا بجا وہی چرچا ہو رہا ہے اسی طرح حضرت بیگم صاحبہ نے بھی لجنہ اماء اللہ میں آدھ گھنٹہ تک تقریر فرمائی جس کا یہاں پر بہت اچھا اثر ہوا ہے۔ پانچ مئی کی صبح کو جماعت احمدیہ بنگال کی طرف سے عزیزم محمد انوار الحق صاحب ایک کار لیکر آ پہنچے۔ کرڈاپلی چھوڑنے سے قبل حضرت صاحبزادہ صاحب نے ایک مینار کا سنگ بنیاد دعا کیساتھ رکھا حضرت صاحبزادہ صاحب اپنے قافلہ کے [illegible] بنگال تشریف لے گئے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضور کو آپکا حافظ و ناصر رہے آمین۔ خاکسار محمد [illegible] احمدیہ مبلغ علاقہ تگریا ضلع کٹک اڑیسہ۔

دسویں سالانہ آل کیرالہ احمدیہ کانفرنس کا انعقاد

(بقیہ صفحہ اوّل)

جلسہ کا آغاز محترم مولانا عبد اللہ صاحب فاضل کی زیر صدارت خاکسار کی تلاوت قرآن کریم کے ساتھ جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی۔ مکرم کنجی احمد صاحب چنگاڈی نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عربی کا قصیدہ ؎

یَا عَیْنَ فَیْضِ اللّٰہِ وَالْعِرْفَانِ
یَسْعٰی اِلَیْکَ الْخَلْقُ کَالظَّمْاٰنِ

نہایت خوش الحانی سے سنایا۔

افتتاحی تقریر اس کے بعد مکرم مولوی بشیر احمد صاحب فاضل نے اپنی افتتاحی تقریر شروع فرمائی۔ آپ نے بتایا کہ انسان کی پیدائش کی غرض یہ ہے کہ وہ دُنیا میں آ کر خالق و مالک کے ساتھ تعلق پیدا کرے اور خدا تعالےٰ نے خود فرمایا ہے کہ وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون۔ آپ نے بتایا کہ جب کبھی انسان خدا کو بھول جاتا ہے اور اس کا تعلق خدا سے ٹوٹ جاتا ہے۔ تو موجودہ زمانہ کی افسوسناک اور ضلالت کن حالات کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے بتایا کہ موجودہ زمانہ کا تقاضہ ہے کہ اس وقت ضرور کوئی مامور من اللہ پیدا ہو۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد اور آپ کی قائم کردہ جماعت کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ خدا تعالےٰ نے کس طرح جماعت احمدیہ کے ذریعہ ان بدیوں کو دور کرنے کا انتظام فرمایا ہے۔ اسی سلسلہ میں آپ نے "پیغام صلح" اور اتحاد بین الاقوام کے لئے آپ کی کوششوں کا ذکر فرمایا۔ آپ نے تقریر کے آخر میں جو پون گھنٹہ تک جاری رہی بتایا کہ احمدیت کا پیغام اس زمانہ میں یہی ہے کہ امن عالم کی خاطر ہر شخص خدا تعالےٰ کے ساتھ تعلق پیدا کرے۔ اور اس کی معرفت کے لئے کوشش کرے۔

اس پُر مغز تقریر کا ترجمہ محترم مولوی محمد ابو الوفا صاحب ساتھ ساتھ سناتے رہے۔ اس کے بعد محترم صدر صاحب نے اپنے مختصر خطاب میں جماعت احمدیہ کی تنظیم مستحکم اور اس کے عظیم الشان کارہائے نمایاں کا ذکر فرمایا۔

پیغام محترمی مکرمی حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مدظلہ العالی کا مندرجہ ذیل پیغام جو از راہ کرم اس کانفرنس کے لئے ارسال فرمایا تھا۔ مکرم مولوی محمد بشیر صاحب فاضل مالاباری نے سنایا۔

"میرے لئے یہ امر باعث خوشی ہے کہ صوبہ کیرالہ کی احمدی جماعتیں علاقہ کے مبلغین اور دیگر معززین کرام کے ذریعہ حق المقدور خود اپنے طور پر فنڈ کی فراہمی کر کے علاقہ کی مختلف جہات میں تبلیغی جلسے منعقد کرتی ہیں۔ اور ان میں احباب جماعت بھی پوری دلچسپی لیتے ہیں جس سے اس علاقہ میں اسلام اور احمدیت کے لئے بیداری پائی جاتی ہے۔ اگرچہ مخالفتیں بھی ہوتی ہیں۔ لیکن مخالفت ہمیشہ ترقیات کا پیش خیمہ سمجھنی چاہئے۔ علم دوست اور سنجیدہ طبع لوگوں کا احمدیت کی طرف رجوع ہو رہا ہے۔ اور تحقیق حق کے لئے ان میں جستجو پیدا ہوئی ہے۔ اس کے باوجود اس امر کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا کہ ہماری ترقی کی رفتار ابھی اتنی مدہم ہے کہ ہم اس رفتار سے صدیوں میں بھی منزل مقصود تک نہیں پہنچ سکتے۔ ہمیں اپنی کوششوں کو تیز تر کرنا ہوگا تاکہ زمانہ قریب میں چہار اکناف عالم میں اسلام اور احمدیت کا جھنڈا گاڑ سکیں۔

صوبہ کیرالہ میں بسنے والی اقوام کو بھی اسلام اور احمدیت کی تعلیم سے روشناس کرانا ضروری ہے جس کے لئے ہر شہر ہر قصبہ اور ہر گاؤں میں جلسوں کے ذریعہ منادی کرنی ہوگی۔ اور حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود و مہدی معہود کا پیغام لوگوں تک پہنچانا ہوگا۔ اور آپ کی بعثت کی غرض و غایت اور آپ کے ذریعہ سے جو دنیا میں عظیم روحانی انقلاب رونما ہو رہا ہے۔ اس سے ہر فرد ہر بشر کو آگاہ کرنا ہے۔ اور ہم پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پُر زور دلائل کے ذریعہ عالم اسلام کو جو اس یقین سے پُر کر دیا ہے۔ اور دُنیا پر ثابت کر دیا ہے کہ اسلام ہی ایک زندہ مذہب ہے۔ اسلام کا خدا زندہ اسلام کا رسول زندہ اسلام کی کتاب زندہ ہے اور اسلام سے وابستگی انسان کو زندگی بخشتی ہے اور اسلام میں ہی ذہنی و قلبی سکون و اطمینان میسر ہے اور اسلام ہی نجات دارین کا ضامن ہے۔ لہذا اس سے دنیا کو آگاہ کریں۔

مجھے یہ معلوم کر کے خوشی ہوئی ہے کہ جس طرح ہر سال وسیع پیمانہ پر آل کیرالہ احمدیہ ایسوسی ایشن تمام اہم مقام پر سالانہ جلسے منعقد کرتی ہے۔ اس سال الانور میں ماہ اپریل میں وسیع پیمانہ پر جلسہ منعقد کر رہی ہے۔

میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ ان جلسوں کے ذریعہ آپ کے علاقہ میں ایک نئی حرکت اور بیداری پیدا فرمائے اور سعید روحوں کو جلد حلقہ بگوش اسلام اور احمدیت ہونے کی توفیق دے۔ اللہ تعالےٰ منتظمین مقررین اور احباب جماعت کی نصرت و تائید فرمائے۔ انہیں خدمات کا بہترین اجر عطا فرمائے۔ آمین۔

تمام احباب جماعت اور حاضرین جلسہ کو میری طرف سے السلام اور پُر خلوص جذبات محبت و عقیدت کا تحفہ پیش ہے۔

اللہ تعالےٰ آپ کے ساتھ ہو اور حافظ و ناصر ہو۔ آمین

والسلام خاکسار
مرزا وسیم احمد ۱۶ ؍ ۴ ؍ ۷۶ ؁

پہلی تقریر اس کے بعد خاکسار کی تقریر بعنوان حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات اور نزول کی حقیقت پر ہوئی۔ خاکسار نے قرآن کریم اور احادیث صحیحہ اور دیگر تاریخی شواہد سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات ثابت کی۔ یہ تقریر پون گھنٹہ تک جاری رہی۔

دوسری تقریر مکرم مولوی حکیم محمد دین صاحب کی جماعت احمدیہ کے کارہائے نمایاں پر اردو زبان میں ہوئی جس کا ترجمہ مکرم مولوی محمد ابو الوفا صاحب ساتھ ساتھ سناتے رہے۔ آپ نے آیہ کریمہ ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ و دین الحق ...... الخ کی تلاوت کرتے ہوئے موجودہ زمانہ کے ادیان پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ اسلام کے عظیم الشان غلبہ کا تذکرہ فرمایا۔ اسی ضمن میں جماعت احمدیہ کے تبلیغی مہمات اور اس کے عالمگیر کارہائے نمایاں اور اس کی عظیم القدر کامیابیوں کا تفصیل سے ذکر فرمایا۔

چونکہ اس علاقہ میں پائے جانے والے علماء اور ان کے پیشواؤں اور عوام کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو زندہ آسمان پر چڑھانے اور وہیں زندہ رکھنے پر ضد ہے انہیں اس امر پر اصرار ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو کسی طرح مرنے نہیں دیں گے۔ اس لئے محترم صاحب صدر نے حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی وفات پر ایک مدلل تقریر آخر میں فرمائی۔ اس کے بعد یہ پہلا جلسہ چار گھنٹے کے بعد نہایت کامیابی سے اختتام پذیر ہوا۔

دوسرا اجلاس کیرالہ صوبائی کانفرنس کا دوسرا اجلاس مورخہ ۱۰ اپریل کو محترم مولانا عبد اللہ صاحب فاضل ہی کی زیر صدارت ۶ بجے شام منعقد ہوا۔ جلسہ سے قبل محترم مولوی محمد ابو الوفا صاحب نے مغرب وعشاء کی نماز میں جلسہ گاہ میں ہی پڑھائیں۔

محترم صدر صاحب نے تلاوت قرآن مجید نہایت خوش الحانی سے سنانے کے بعد اپنی ابتدائی تقریر میں ختم نبوت کے مسئلہ پر روشنی ڈالتے ہوئے بتایا کہ عامۃ المسلمین کا عقیدہ یہ ہے کہ آخری زمانہ میں حضرت عیسیٰ بن مریم بحیثیت ایک نبی کے اس دُنیا میں تشریف لائیں گے اور دوسری طرف یہ بھی عقیدہ ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں۔ اور آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آ سکتا۔ یہ دونوں عقیدے ایک دوسرے کے مخالف ہیں۔ آخری زمانہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام بحیثیت ایک نبی کے تشریف لائیں گے تو حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی نہیں رہ سکتے۔ آپ نے اس مسئلہ کی بہت وضاحت اور مدلل رنگ میں بیان فرمایا۔

اس کے بعد مکرم مولوی محمد یوسف صاحب مسئلہ ختم نبوت پر تقریر کرنے کے لئے سٹیج پر تشریف لے آئے۔ کسی وقت موصوف جماعت احمدیہ کے مخالفین لیڈر تھے۔ اور جماعت کے خلاف خوب دل کھول کر تقریریں کیا کرتے تھے۔ لیکن خدا تعالےٰ نے فضل کر دیا۔ اور احمدیت کے لئے ان کا سینہ کھول دیا۔ انہیں احمدیت کے متعلق مطالعہ کرنے کی توفیق ملی جس کے نتیجہ میں ذہن پر حق کھل گیا۔ [illegible] احمدیت میں آجانے کی سعادت حاصل ہوئی۔ الحمد للہ۔ اب [illegible] کہیں زیادہ خلوص و ہمت کے ساتھ احمدیت کی تائید میں کوشاں [illegible] دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ انہیں زیادہ سے زیادہ خدمات دین کی توفیق عطا فرمائے۔ [illegible]

آپ نے اپنی تقریر میں قبول [illegible] کے متعلق اپنا واقعہ مختصر [illegible] کے بعد آیت خاتم النبیین [illegible] بیان کرتے ہوئے [illegible] بہترین رنگ میں تفسیر [illegible]

دوسری تقریر مکرم مولوی بشیر احمد صاحب فاضل مسیح موعود و اقوام عالم کے موضوع پر اردو میں فرمائی۔ خاکسار اس تقریر کا ترجمہ ملیالم میں ساتھ ساتھ سناتا رہا۔

آپ نے موجودہ زمانہ کی حالت مسیح موعود اقوام عالم کی بعثت کے متعلق پیشگوئیاں وغیرہ مختلف ادیان کی مقدس کتابوں کے حوالوں کی مدد سے دلنشیں پیرائے میں سنائیں۔ اس خصوص میں آپ نے کسوف و خسوف کے متعلق ہو کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے مہدی موعود کے متعلق خاص علامت کے طور پر بیان فرمایا تھا۔ حدیث انجیل اور وید کے حوالجات پڑھتے ہوئے تفصیل سے روشنی ڈالی اور یہ ثابت کیا کہ یہ علامت نہایت شان و شوکت سے حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کے دعوے کے معاً بعد پوری ہوئی ہے

اس کے بعد مکرم مولوی محمد ابوالوفا صاحب مبلغ سلسلہ کیرالہ نے خلافت علیٰ منہاج نبوت پر تقریر فرمائی۔ آپ نے آیت استخلاف کی تلاوت کرتے ہوئے فرمایا کہ نبوت کے بعد خلافت کا ہونا ضروری ہے۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مَا کَانَتِ النُّبُوَّةُ قَطُّ اِلَّا تَبِعَتْهَا خِلَافَةٌ ہر نبوت کے بعد خلافت ہوتی ہے۔

فاضل مقرر نے حدیث خلافت علیٰ منہاج نبوت کی تفصیل بیان کرتے ہوئے اسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت پر چسپاں کیا اور آپ کے بعد قائم شدہ خلافت اور اس کے ذریعہ تنظیم کی مضبوطی اور تبلیغی مہموں کا ذکر فرمایا۔ آپ کی تقریر بھی ایک گھنٹہ تک رہی

آخر میں محترم صاحب صدر نے ضروری مسائل پر مشتمل عالمانہ اور سیر حاصل تقریر فرمائی آپ نے بتایا کہ خدا تعالیٰ نے خلافت کا وعدہ ان لوگوں کے ساتھ کیا ہے جو امنوا منکم و عملوا الصّٰلحٰت ہونگے۔ اگر اس زمانہ میں مسلمانوں میں خلافت نہیں پائی جاتی تو اس کا یہی مطلب نکلتا ہے کہ آج مسلمانوں میں ایمان اور عمل صالح کا فقدان ہے۔ اور دوسری طرف دنیا میں صرف جماعت احمدیہ ہی واحد جماعت ہے جس میں خلافت علیٰ منہاج نبوت قائم ہے۔ آپ نے اس خلافت کو حدیث نبوی دینا اہلِ علیہ و اصحابی کیساتھ ثابت فرمایا کہ جماعت احمدیہ ہی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام کے اسوہ حسنہ پر عمل کرنے والی جماعت ہے اور ہم علیہ گروہ میں شامل ہے۔ اس سلسلہ میں آپ نے اجرائے نبوت اور صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر نہایت مدلل رنگ میں تقریر فرمائی آپ کی تقریر ... [illegible] تک رہی

اختتام جلسہ اور شکریہ

اس کے بعد مکرم صاحب ادارہ ابن علیہ قیم صاحب نائب مدیر سیتیہ دوتن نے شکریہ ادا فرمایا۔ لغرض یہ دو روزہ کانفرنس نہایت شان و شوکت کے ساتھ نعرہ ہائے تکبیر اسلام اور احمدیت زندہ باد کے نعروں کے ساتھ اختتام پذیر ہوئی۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ علیٰ ذالک

ان دونوں جلسوں کی پوری کارروائی ٹیپ ریکارڈ کے ذریعہ محفوظ کی گئی تاکہ مختلف جماعتوں میں سنائی جاسکے۔

یہ جلسہ ٹھیک بارہ بجے ختم ہوا تھا اور اسی وقت الانور کے قرب و جوار میں رہنے والے جماعتوں کے لئے سپیشل بسوں کا انتظام کیا گیا تھا۔

یہ بات قابل ذکر ہے کہ اس کانفرنس میں شمولیت کیلئے شمالی مالابار کی جماعتوں نے ایک سپیشل بس کا انتظام کیا تھا۔ اور جن جن علاقوں سے وہ گذرتی گئی مختلف نعروں سے احمدیت کی تبلیغ ہوتی رہی۔

اخبارات میں کانفرنس کا ذکر

صوبہ کیرالہ میں اخبارات اور رسائل بڑی کثرت کیساتھ شائع ہوتے ہیں ان میں "ماترو بھومی" اور "منورما" دو کثیر الاشاعت اور Leading اخبار ہیں ان کی اشاعت دو دو لاکھ ہے ان میں سے اخبار ماترو بھومی میں حال ہی میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک معرکۃ الآرا مضمون حج بیت اللہ شریف کے عنوان سے ملیالم زبان میں شائع ہوا ہے ان ہر دو اخبارات کے نمائندے اس کانفرنس میں شرکت کے لئے تشریف لائے تھے۔ کانفرنس کے بعد ان اخبارات نے پوری رپورٹ تفصیل سے اور نمایاں رنگ میں شائع کی ہے اور بھی دیگر اخبارات نے مختصر رپورٹیں لکھی ہیں۔ ان میں ماترو بھومی کی رپورٹ درج ذیل ہے:-

"دھرم اور شانتی کے قیام کیلئے خدا کی طرف رجوع کرو"

کیرالہ احمدیہ صوبائی کانفرنس میں تقریریں

(ہمارے نمائندہ)

الانور ۱۰ اپریل۔ دہلی میں مقیم جماعت احمدیہ کے مشنری مولانا مولوی بشیر احمد صاحب نے تمام مسلمانوں کو مطلع کیا کہ دنیا میں امن کا قیام روحانی و اخلاقی ارتقاء کے لئے خدا کی طرف رجوع کرنا اور تمام پیشوایانِ مذاہب کا احترام کرنا اور حکومت وقت کے ساتھ تعاون اور وفاداری کرنا نہایت ضروری ہے۔

موصوف کل شام الانور تیلپو نگر میں منعقدہ عظیم الشان کانفرنس کا افتتاح کرتے ہوئے تقریر فرما رہے تھے۔ مولانا مولوی عبداللہ صاحب فاضل کی زیر صدارت بلائے گئے اس عظیم جلسہ کو صوبہ میسور کے مشنری مولوی حکیم محمد دین صاحب اور حیدر آباد کے مشنری محمد عمر صاحب نے خطاب فرمایا۔

انسانی زندگی کا مقصد

مولانا مولوی بشیر احمد صاحب نے فرمایا کہ کائنات عالم کے خالق و مالک خدا کا قرب حاصل کرنا ہی انسانی زندگی کا اصل مقصد ہے انسانی زندگی کے اس مقصد کے حصول کیلئے جو قوانین قواعد اور عقائد مرتب ہیں اس کا نام مذہب ہے۔

مولوی صاحب نے اپنی تقریر جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ دنیا میں جب کبھی ضلالت اور گمراہی کا دور دورہ ہوتا ہے تو دھرم کے سدھار کی خاطر ہر زمانہ میں خدا اپنے مصلحین کو مبعوث فرماتا ہے اس زمانہ میں خدا کی طرف سے مبعوث مامور مصلح بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام ہیں دیگر انبیاء کی طرح حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام اور آپ کی قائم کردہ جماعت احمدیہ کا نصب العین بھی دنیا کو خدا تعالیٰ کی طرف بلانا اور اس طرح دنیا میں قیام امن ہے۔

حیدر آباد کے احمدیہ مشنری مولوی محمد عمر صاحب نے حضرت محمد صلعم صرف ایک رسول تھے آپ سے قبل مبعوث شدہ تمام مرسلین فوت ہو چکے ہیں وغیرہ قرآنی آیات کی روشنی میں ثابت کیا کہ حضرت عیسیٰ ابن مریم فوت ہو چکے ہیں کہنا کہ حضرت مسیح ابن مریم اب تک آسمان پر زندہ موجود ہیں قرآن کریم کے احکام اور تعلیمات کو جھٹلانے کے مترادف ہے۔ آپ نے اپنی طویل تقریر میں قرآن کریم اور احادیث اور تواریخ کی روشنی میں ثابت کیا کہ حضرت عیسیٰ ابن مریم کی وفات ۱۲۰ سال میں ہوئی اور انکی قبر کشمیر میں ہے۔

میسور کے احمدیہ مشنری مولوی حکیم محمد دین صاحب نے سلسلہ عالیہ احمدیہ کے کارناموں کا تذکرہ فرمایا ۱۸۸۹ء میں قائم فرمودہ اس جماعت کے زیر اہتمام یورپ امریکہ اور افریقہ وغیرہ میں ۳۱۲ مساجد اور مشن قائم ہو چکے ہیں۔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے خلیفہ ثانی مرزا بشیر الدین محمود احمد کی جن کی وفات حال ہی میں ہوئی ہے تصنیف فرمودہ دس ہزار صفحات پر مشتمل تفسیر قرآن کا بارہ زبانوں میں ترجمہ ہو چکا ہے سینکڑوں کی تعداد میں احمدیہ مشنریوں کے ذریعہ افریقہ امریکہ اور یورپ میں لاکھوں کی تعداد میں لوگ اس سلسلہ میں شامل ہو چکے ہیں۔ ہندوستان میں قائم شدہ اس جماعت کی شاخیں کم و بیش تمام اطراف میں پائی جاتی ہیں۔

احمدیہ مسلم انٹرنیشنل کے ہندوستان کی زیارت دعوۃ و تبلیغ کے ناظر حضرت مرزا وسیم احمد صاحب کا ایک پیغام مولوی بشیر صاحب نے پڑھ کر سنایا (ماترو بھومی ۱۱ اپریل ۱۹۶۶ء)

بیعت الحمد للہ کہ جزائر انڈیمان میں رہنے والے ایک شخص نے اس موقعہ پر حلقہ بگوش احمدیت ہونے کی سعادت حاصل کی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو استقامت بخشے آمین۔

اس موقعہ پر مکرم محترم مولانا عبداللہ صاحب نے دو نکاح کے خطبے بھی پڑھے۔

تعارفی تقریب خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے صوبہ کیرالہ کے مختلف اطراف میں جماعت احمدیہ کی کئی شاخیں قائم ہو چکی ہیں اور بعض مقامات پر گو باقاعدہ جماعت قائم نہیں لیکن احمدی احباب پائے جاتے ہیں اس لئے خاکسار کی درخواست پر منتظمین جلسہ نے یہ انتظام فرمایا کہ ایک ایسی تقریب منائی جائے جس سے تمام احمدی احباب ایک دوسرے سے متعارف ہو جائیں۔

چنانچہ محترم مولوی عبداللہ صاحب کی زیر صدارت یہ تقریب ۱۰ اپریل صبح ۸ بجے شروع ہوئی اور تعارف کا یہ سلسلہ ۲ گھنٹہ تک جاری رہا۔ تعارف کے لئے یہ طریقہ اختیار کیا گیا کہ ہر جماعت کے نمائندے سٹیج پر تشریف لے آتے رہے اور ان میں سے ہر ایک کا تعارف اور ان کے قبول احمدیت کا واقعہ مکرم محترم مولوی محمد ابوالوفا صاحب سامعین کو سناتے رہے یہ پوری مجلس اور اس کی کارروائی بلاشبہ نہایت دلچسپ پر نظارہ پیش کر رہی تھی۔ اور مختلف احباب کی زبانی ایمان افروز واقعات سنکر سامعین پر وجد کی کیفیت طاری رہی بعض اوقات خوشی اور مسرت سے سب کے چہرے کھل رہے تھے تو بعض اوقات سامعین پر ایک سکتہ کا عالم اور رقت طاری ہو جاتی تھی۔ ان میں اکثر احباب کے قبول احمدیت کے واقعات قلمبند کئے جائیں تو ایمان افروز مرقع بن جائے۔

یہ روح پرور تقریب اڑھائی گھنٹہ کے بعد ۱۱ بجے اختتام پذیر ہوئی۔

اس کے بعد شام کے پانچ بجے تک مسلسل چھ گھنٹے مجلس عاملہ صوبائی سنٹرل کمیٹی کا اجلاس محترم مولوی عبداللہ صاحب فاضل کی زیر صدارت ہوا اور اسلام احمدیت کی خدمت کے سلسلہ میں اہم فیصلہ جات ہوئے۔

الغرض خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہمارا یہ سالانہ اجتماع امید سے کہیں بڑھ کر کامیاب رہا۔ جلسہ کی ابتداء سے اختتام تک خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت نمایاں طور پر شامل حال رہی۔ ہمارے جلسے کے دوسرے دن شام کو مطلع بہت زیادہ ابر آلود رہا۔ اور ہر ایک ڈر نے لگا کہ موسلا دھار بارش آنے والی ہے جس کے نتیجہ میں جلسہ کو جاری رکھنے میں دقت پیش آئے گی۔ اور احباب جماعت اور سامعین کو بہت پریشانی اٹھانی پڑے گی۔ لیکن خدا تعالیٰ نے اپنا خاص فضل فرمایا کہ الانور کے مضافات میں حتیٰ کہ جلسہ گاہ کے دو تین فرلانگ پرے تک بہت سخت بارش ہوئی لیکن الانور میں بارش نہیں آئی۔ اس طرح ہمیں جلسہ کے سلسلہ میں کسی قسم کی پریشانی نہیں ہوئی۔ اور نہایت خیر و خوبی کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دے دیا کریں

(منیجر بدر)

آخری قسط

ایک غیر احمدی دوست کے بعض سوالوں کے جوابات

از مکرم مولوی عبد الحق صاحب فضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ مقیم مظفر پور بہار

آج دنیا رشین اور امریکن بلاکوں میں تقسیم ہو چکی ہے۔ شمالی امریکہ کے لوگ بھی انگریزوں کے ساتھ شامل ہیں۔ کیونکہ درحقیقت انہی کا حصہ ہونے کے علاوہ مذہباً بھی ایک ہیں دوسری طرف روس ہے جو درحقیقت دجالیت کی دوسری شاخ کا علمبردار ہے کیونکہ پہلے روس بھی مذہباً عیسائی ہی تھا۔ اور اس کی موجودہ صورت دہریت ابھی درحقیقت عیسائیت کی ترقی یافتہ صورت ہے کیونکہ کمیونزم عیسائیت کے دور اقتدار میں ہی عالم وجود میں آیا۔ اور کمیونزم مدبرین نے جب عیسائیت کے عقائد کے مطابق یہ دیکھا کہ خدا کو نعوذ باللہ من ذالک کانٹوں کا تاج پہنایا جا سکتا ہے۔ اور اس کے منہ پر تھوکا بھی جا سکتا ہے اور اسے صلیب پر کھینچ کر مارا بھی جا سکتا ہے۔ تو ثابت ہوا کہ کوئی خدا موجود ہی نہیں ہے عیسائیت نے ایک کمزور انسان کو خدا قرار دے دیا۔ مگر کمیونزم نے خدا کی ہستی کا ہی انکار کر دیا۔

بہرحال ثابت ہو گیا کہ عیسائی و دجال درحقیقت ایک ہی قوم کے دو نام ہیں جو آگے چل کر یاجوج ماجوج کی صورت میں تقسیم ہو جانے والی تھی۔ یہی وجہ ہے کہ آخری زمانہ میں عیسائیت، دجالیت، یاجوج ماجوج سبھی قوموں کے غلبہ کی احادیث میں اطلاع دی گئی ہے اور یہ بات ظاہر ہے کہ ایک ہی وقت میں یہ سب قومیں تمام دنیا پر غالب نہیں ہو سکتیں۔ یہ بھی اسی بات کا زبردست ثبوت ہے کہ درحقیقت یہ سب نام عیسائیت کی مذہبی، تمدنی، اور زمانی حالت اور قومی مسائل و خصائل کو مدنظر رکھ کر بنائے گئے تھے۔

مندرجہ بالا تشریح کی تصدیق خود غیر از جماعت اور مخالفین احمدیت کی تحریرات سے بھی ہوتی ہے

۱۔ مولانا ابو الجمال احمد مکرت بالغہ میں فرماتے ہیں:۔

"ہمارا دعوےٰ ہے کہ حدیثوں میں دجال سے کوئی فرد خاص مقصود نہیں۔ نہ یہ کوئی مذموم لفظ ہے بلکہ دجال سے دجال صفت لوگ مراد ہیں اور دجال کی جو صفت بیان کی گئی ہے۔ وہ بالکل اہل یورپ اور پادریوں پر صادق آتی ہے۔"

۲۔ ایڈیٹر ہفت روزہ البشیر لاہور ۲۳ر جنوری ۱۹۵۹ء میں فرماتے ہیں:۔

"احادیث میں آخری زمانہ کی اسی مادی تہذیب کے زعیم کو دجال کے نام سے پکارا گیا ہے۔"

۳۔ مولانا عبد الماجد صاحب دریابادی مدیر صدق جدید لکھنؤ ماسکو ریڈیو کے اس اعلان پر کہ روس کے مصنوعی سیارے اور راکٹ نے خدا کے وجود کی نفی کر دی ہے۔ "یاجوجیوں کا نعرہ" کے زیر عنوان فرماتے ہیں:۔

"خدا کی تلاش راکٹوں اور میزائیلوں کے ذریعہ کرنے کی آج تک کسی کو کیوں سوجھی ہو گی دنیا میں آج تک بے شمار پیر پیمبر رشی اور منی گذر چکے ہیں کسی نے خدا رسی کے لئے عبادتیں اور ریاضتیں بتائیں کسی نے فلاں چلے اور فلاں مراقبہ کی نشاندہی کی، اور مگر ذہن ان بے شمار رہنماؤں میں سے کسی کا بھی نہ گیا کہ معبود حقیقی و خالق کائنات کی جستجو آتش بار بادلوں اور آتش بار بولوں سے کی جائے۔ یہ حدیث تو دجال اور یاجوج ماجوج کے لئے مخصوص چلی آ رہی تھی کہ اس آسمان کی طرف ہوائی جہاز چھوڑیں گے یا تیر چلائیں گے۔ اور پھر فتح مندی کے نعرے لگائیں گے۔ کہ ہم نے نعوذ باللہ خدا کا خاتمہ کر دیا ہے۔"

(صدق جدید ۲۰ر فروری ۱۹۵۹ء)

علامات تو بہت زیادہ ہیں لیکن بخوف طوالت اسی پر اکتفا کرتا ہوں۔ احمدیہ لٹریچر میں باقی علامات کی تفصیلات ملاحظہ کی جا سکتی ہیں۔

بہرحال یہ سطح زمین پر دوڑتی ہوئی ریلیں اور موٹریں۔ اور یہ سطح سمندر پر تیرنے والے بڑے بڑے دخانی جہاز اور جنگی بیڑے اور یہ فضاء آسمانی پر پرواز کرنے والے ہوائی جہاز، راکٹ، اور مصنوعی سیارے، اور فضا میں رقص کرتی ہوئی اور تھرتھراتی ہوئی ریڈیائی لہریں اور یہ طرح طرح کے دھوئیں چھوڑتی ہوئی فیکٹریاں اور یہ ہلاکت خیز آتشیں اسلحہ اور ایٹم بم و ہائیڈروجن بم وغیرہ وغیرہ۔

یہ سب چیزیں حسب منطوق قرآن و حدیث دجالیت اور یاجوجیت ماجوجیت اور عیسائیت کے مشاہداتی دور اقتدار کی ہلاکت آفریں تاروں کی نشاندہی کر رہی ہیں اور پھر اس عیسائیت کے مادی غلبہ واقتدار کے ساتھ ساتھ اس کے عقائد باطلہ کا قوم مسلم کے قلوب تک اثر و نفوذ اس بے نظیر فتنہ کی اہمیت و ہلاکت خیزی کی غمازی کر رہا ہے جس کی خبریں قرآن و حدیث میں دے کر مسلمانوں کو ہوشیار کیا گیا تھا۔ اور یہ سب چیزیں مل کر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ضرورت و اہمیت اور صداقت پر واضح گواہی دے رہی ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے ارض و سماء و ما بینہما اور انفس و آفاق کو صداقت مسیح موعود علیہ السلام سے بھر دیا ہے۔ کاش قوم مسلم آنکھ کھولے اور اللہ تعالیٰ کی بیش از بیش نعمتوں سے حصہ پائے جو اس نے اپنے مقدس مسیح و مہدی علیہ السلام کے ساتھ نازل فرمائی ہیں۔ اور انشاء اللہ بالآخر ایسا ہی ہو کر رہے گا۔ کیونکہ بڑی سے بڑی طاقت بھی اللہ تعالیٰ کے ارادوں کے سامنے روک نہیں بن سکتی!!!

س۔ واللیل اذا یغشٰھا کیا ہے۔ والفجر ولیال عشر والشفع والوتر کیا ہے۔ والشمس و ضحٰھا کیا ہے کیونکہ آپ کی جماعت بار بار یہ دعوےٰ کرتی ہے کہ قرآن کی رمز کو کوئی ہم سے پوچھے لہذا معقول اور واضح طریقہ سے تشفی بخش جواب دیجئے۔ اگر رسالہ کی صورت میں جواب ہو تو اور بہتر ہو گا۔ ثلاثہ عشرة کاملہ فقط۔"

ج۔ والفجر ولیال عشر والشفع والوتر (الفجر)

ہم بطور گواہ کے پیش کرتے ہیں (ایک آنے والی) فجر کو اور دس راتوں کو اور ایک جفت کو اور ایک وتر کو۔

مختصر تفسیر: کوئی دس راتیں ایسی نہیں ہوتیں جن کے بعد ایک ہی صبح ہو یا جن کے بعد شفع اور وتر کا واقعہ ہو۔ اس لئے یہاں ظاہری راتیں مراد نہیں ہو سکتیں۔ بلکہ یہاں رات اور فجر کے الفاظ استعارةً استعمال ہوئے ہیں یہ سورة نبوت کے تیسرے سال کی ہے۔ اس وقت تک کفار کی منظم مخالفت شروع نہ ہوئی تھی۔ یہاں اللہ تعالیٰ نے بتلایا ہے کہ اب مخالفت کا شدید ترین دور شروع ہو گا۔ لیکن اس کے بعد صبح کا ظہور ہونا بھی ضروری ہے اس لئے مایوس نہ ہونا چنانچہ مکی زندگی کے یہ دس سال دلیال عشر سخت مشکلات و مصائب کے آئے۔

فجر اگرچہ بعد میں آنے والی تھی مگر اس کا ذکر پہلے اس لئے کیا کہ تکالیف سے پہلے ہی ان کے دور ہونے کی خبر پا کر مسلمانوں کے دل مضبوط ہو جائیں۔ نیز اس لئے بھی کہ راتوں کی خبر تو ضمناً تھی اصل مقصد صبح کی خبر دینا ہی تھا۔

یہ طلوع فجر ہجرت سے ہوئی۔ اہل مدینہ یہود سے یہ سنتے رہتے تھے کہ ایک نبی آنے والا ہے۔ جب ان کو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے دعوےٰ کا علم ہوا تو انہوں نے مکہ آ کر حالات معلوم کئے اور داخل اسلام ہو گئے۔ پھر آنحضرت صلعم کو مدینہ آنے کی دعوت دی مگر حضور نے خدا کے حکم کا انتظار کیا۔ جب حکم مل گیا۔ ہجرت کی۔ ہجرت کا ذکر آیت رب ادخلنی مدخل صدق واخرجنی مخرج صدق (بنی اسرائیل) میں موجود ہے۔ یہاں بھی مدینہ میں داخل ہونے کی خبر پہلے اور ہجرت کا ذکر جو زماناً مقدم ہے بعد میں ہے۔ اس کی وجہ بھی وہی ہے جو ہم نے فجر کے متعلق اوپر بتلائی ہے۔ غرض فرمایا مسلمانوں پر دس تاریک راتیں آئیں گی جن کے بعد طلوع فجر ہو گا۔ اور اس کے ساتھ ہم ایک اور معجزہ دکھائیں گے جس کا تعلق شفع اور وتر کے ساتھ ہو گا۔ ان دس راتوں کی فجر کے بعد ایک شفع اور وتر کا واقعہ قرآن کریم میں یاد رہ ہے جو سورہ توبہ آیت ۴۱ میں موجود ہے۔ جہاں حضور نے ان اللہ معی کی بجائے ان اللہ معنا کہہ کر حضرت ابوبکر کو ساتھ شامل کیا ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے ثانی اثنین کے الفاظ

فرماتے ہیں۔ حالانکہ اس کے بغیر بھی یہ بات ہو سکتی تھی کہ اگر تم اس کی مدد نہ کرو گے تو ہم کریں گے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ الفاظ یہ بات بتانے کے لئے استعمال فرمائے ہیں کہ سورہ فجر میں جو پیشگوئی تھی کہ طلوع فجر کے بعد یعنی مکہ سے نکلنے کے بعد ایک شفع اور وتر کا واقعہ ہوگا۔ یہ بات ہم نے اس دن پوری کر دی تھی جس دن ہجرت کرتے ہوئے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور ابو بکرؓ غار ثور میں چھپے تھے اور ہم نے ان کا ساتھ دے کر انہیں دشمنوں سے معجزانہ طور پر بچا لیا تھا۔ حدیث ان اللہ وتر یحب الوتر سے ظاہر ہے کہ وتر سے مراد خدا تعالیٰ ہے۔

ان آیات میں آخری زمانہ کے متعلق بھی پیشگوئی کی گئی ہے۔ چنانچہ سورۃ سجدہ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ یدبر الامر من السماء الی الارض ثم یعرج الیہ فی یوم کان مقدارہ الف سنۃ مما تعدون۔ یعنی اللہ تعالیٰ آسمان سے زمین تک اپنے حکم کو اپنی تدبیر کے مطابق قائم کرے گا۔ پھر وہ اس کی طرف ایک ایسے وقت میں جس کی مقدار ایک ہزار سال کی ہے جس کے مطابق تم دنیا میں گنتی کرتے ہو چڑھنا شروع کرے گا۔

اس آیت کریمہ میں بتلایا گیا ہے کہ اسلام کا عروج تین سو سال میں ہونے کے بعد ایک ہزار سال میں آسمان میں اُٹھ جائے گا۔ جیسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر تین سال کے بعد ولیال عشر یعنی مظالم کا دس سالہ دور آیا۔ اور اس کے بعد طلوع فجر ہوا اسی طرح یہاں تین سو سال کے بعد ایک دور تنزل کی خبر تھی جس نے دس صدیوں تک چلنا تھا۔ اور اس کے بعد طلوع فجر یعنی مسیح موعود کا ظہور مقدر تھا۔ چنانچہ تیسری صدی ہجری ۲۷۱ھ میں سپین کے مسلمان بادشاہ نے بغداد کے مسلمان بادشاہ کے خلاف پوپ سے معاہدہ کیا اور ۲۷۲ھ میں حکومت بغداد نے قیصر روم سے معاہدہ کیا۔ گویا انتشار درجہ کے تنزل کی بنیاد ان سالوں میں پڑی۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث میں ابتدائی تین صدیوں کو خیر القرون قرار دیا گیا ہے۔ اور اس کے بعد فیج اعوج کا دور بتایا گیا ہے۔ ان جملہ حقائق کی روشنی میں پہلی تین صدیاں خیر القرون قرار پائی ہیں۔ اس کے بعد ہزار سال گمراہی اور فیج اعوج کا زمانہ ہے۔ اس کے بعد طلوع فجر مقدر تھا یعنی مسیح موعودؑ ظہور فرمائیں گے چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سنہ ۱۳۰۰ھ میں براہین احمدیہ لکھی جو ۱۳۰۲ھ میں شائع ہوئی اور ۱۳۰۸ھ میں حضورؑ نے دعویٰ کیا۔

اس تشریح کے اعتبار سے شفع سے مراد رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کا بروز کامل مسیح موعود علیہ السلام ہیں اور بتایا یہ گیا ہے کہ اس موقعہ پر خدا تعالیٰ جو وتر ہے یہ ثابت کر دے گا کہ وہ ان کے ساتھ ہے چنانچہ اس چودھویں صدی میں اسلام کے خلاف اندرونی اور بیرونی دلدوز فتنے اُٹھے لیکن اللہ تعالیٰ نے ان سب فتنوں کا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسی اور مسیح موعود علیہ السلام کی بروقت بعثت نے قلع قمع کر کے رکھ دیا۔ اور عرفان صداقت کی پیاسی روحوں کو آب حیات سے ہمکنار کر دیا۔ مبارک وہ جو اس راز کو سمجھے اور اپنے خالق و مالک آقا کے ساتھ صلح کر لے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں ؎

صدق سے میری طرف آؤ اسی میں خیر ہے
ہیں درندے ہر طرف میں عافیت کا ہوں حصار

حضور خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی رحلت پر اظہار تعزیت اور جماعت کی نسبت نیک تمنائیں

قادیان ۱۸ اپریل: سردار ہربنس سنگھ صاحب ساہی ڈسکہ ضلع سیالکوٹ کے رہنے والے ہیں اور اب دسوہا ضلع ہوشیارپور میں رہائش رکھتے ہیں کو قادیان آنے پر جب اس بات کا علم ہوا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ امام جماعت احمدیہ گذشتہ ماہ نومبر میں رحلت فرما گئے ہیں تو سردار صاحب نے اس خبر کو بڑے دُکھ کے ساتھ سُنا۔ اور فرمایا چونکہ میں بھی بیعت ہوں مجھے امام جماعت احمدیہ حضرت مرزا محمود احمد صاحب نیز مجھے معلوم ہوا کہ جماعت نے متفقہ طور پر حضرت مرزا ناصر احمد صاحب کو اپنا امام اور خلیفۃ المسیح الثالث منتخب کیا ہے میں اس انتخاب کو قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہوں۔ اور اس بات کا ہر دم متمنی ہوں کہ جماعت احمدیہ جو نیک لوگوں کی جماعت ہے اپنے موجودہ امام کی قیادت میں ہمیشہ بڑھتی رہے۔ اور اس کا اقبال بلند رہے۔!!

(نامہ نگار)

ہوشربا گرانی اور ہڑتالیں

(بقیہ صفحہ ۲)

کی تکلیف کا احساس کرتے ہوئے اُن کے مسئلہ پر غور کرنے لگی۔ مگر عام جنتا کی حالت ویسی کی ویسی ہی رہی نہ قیمتوں میں کمی ہوئی اور نہ اُن کی مصیبت کا کوئی مداوا ہوا۔!!

سچ تو یہ ہے کہ اگر نیچے سے لیکر اوپر تک سب کارندے اپنے فرائض کی ادائیگی میں مخلص ہوں اور دوسری طرف افسران ان کے جائز حقوق کی نگہداشت میں تندہی کا ثبوت دیں تو ہڑتالوں کی نوبت ہی نہ آئے نہ کبھی ایسا ہو کہ آپ کا عزیز بیمار ہے آپ اُسے قریب کے شہر کے ہسپتال پہنچانے سے محض اس لئے عاجز رہ جائیں کہ اُس روز بسوں کے کرمچاری اپنے مطالبات منوانے کے لئے ہڑتال پر ہیں یا آپ کے قصبہ میں غلہ یا دیگر ضروریات زندگی محض اس لئے وقت پر نہ پہنچ سکیں کہ اُس روز ٹرک اونرز نے بعض قسم کے ٹیکسز کے ناواجب ہونے کے باعث ہڑتال کر رکھی تھی۔

قربان جائیں اسلام کی پُر امن، حق پسند تعلیم پر کہ وہ ایک طرف کارندوں کو خلوص کے ساتھ اپنے مفوضہ فرائض کی ادائیگی کا ذمہ دار قرار دیتا ہے ان میں کوتاہی کو بہت بری نگاہ سے دیکھتا ہے [illegible] [illegible] تو دوسری طرف مالکوں اور افسران کو اس امر کی تاکید کرتا ہے کہ اپنے ماتحتوں اور زیر عہد افراد کے حقوق کا خیال رکھنا اُن پر لازم ہے۔ اور حکم دیتا ہے کہ الا کلکم راع وکلکم مسئول عن رعیتہ۔ تم میں سے ہر ایک اپنے اپنے دائرہ عمل کے لحاظ سے ماتحت کے حقوق کی ادائیگی کا ذمہ دار ہے اور اس ذمہ داری کی کما حقہ بجا آوری کے بارہ میں اُن سے جواب طلبی ہوگی۔

اس موقعہ پر یہ بات بھی ملحوظ خاطر رکھی جانی ضروری ہے کہ حقوق کی ادائیگی اور فرائض کی بجا آوری کے ساتھ ساتھ بہت حد تک ایثار و قربانی کی ضرورت ہے۔ مگر یہ دونوں قسم کے جذبات انسانی قلب میں اُسی وقت اُبھرتے ہیں جب اُن کے پیچھے سچی محبت ہو۔ اس لئے اس بات کی بڑی ضرورت ہے کہ ملک میں حب الوطنی کا جذبہ اُبھارا جائے۔ یہ وطن کی سچی محبت ہی ہے جو افراد کو ذاتی قربانی پر آمادہ کرتی ہے۔ اور قومی اور ملکی مفاد کو درجہ تقدم دلاتی ہے۔

افسوس کہ دعوے تو بہت ہیں مگر جس چیز کی ہمارے ملک میں کمی ہے وہ حب الوطنی ہے۔ کہنے کو تو بلند بانگ دعاوی۔ وطن سے محبت سے بڑھ کر وطن پرستی تک کے کئے جاتے ہیں مگر ایسے ہی مواقع پر حب الوطنی کا طول و عرض کھل کر سامنے آ جاتا ہے۔ حب الوطنی کا تقاضا نہ تو کسی ملازم یا کسی کو ہڑتال کی اجازت دیتا ہے خواہ وہ ہڑتال اپنے جائز مطالبات کو منوانے کے لئے ہی کیوں نہ ہو اور نہ ہی اُن افسران کو حقیقی طور پر محب وطن قرار دیا جا سکتا ہے جو اپنے ہم وطنوں کی جائز ضروریات کو اُس وقت تک پورا کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتے جب تک وہ اچھے بھلے

بلکہ خاص سے مہنگائی کی صورت پیدا نہ کردیں اور نتیجہ میں ملک کے بہت سے تعمیری اور ترقیاتی پروگرام متاثر ہوں!!

پس جس صورت میں کہ ہمارا ملک بہت سے اندرونی اور بیرونی مسائل سے دوچار ہے اس بات کی بڑی ضرورت ہے کہ سرکاری افسران ہوں یا ماتحت عملہ اوپر سے نیچے تک یا نیچے سے اوپر تک سبھی وطن کی خاطر اپنے اندر تبدیلی پیدا کریں اور عام جنتا کی اصل پریشانی کے دور کرنے کی طرف دھیان دیں تا ملک واسیوں کی بے چینی کی صورت دور ہو کر دلجمعی کے ساتھ ملک کی تعمیر اور ترقی میں سب لوگ اپنا اپنا حصہ ڈال سکیں۔!!

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا

احباب جماعت کے نام ایک اہم پیغام

احباب وقف جدید کے وعدے اس سال کم از کم چھ لاکھ تک پہنچا دیں

(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعت کے نام وقف جدید کے متعلق جو پہلا پیغام دیا تھا اس کا ایک اہم اقتباس ذیل میں ہدیہ قارئین کیا جاتا ہے
انچارج وقف جدید صدر انجمن قادیان)

میں اس اعلان کے ذریعہ احباب جماعت کو تحریک کرتا ہوں کہ وہ حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خواہش کے احترام میں اس سال وقف جدید کے وعدے کم از کم چھ لاکھ تک پہنچا دیں۔ جماعت کے اخلاص اور دین کی خاطر قربانی کے جذبہ کو دیکھتے ہوئے یہ امر مشکل نہیں ہے۔ پس ہر دوست جو وقف جدید کی تحریک میں حصہ لے رہا ہو اپنا چندہ وقف جدید اس سال حتی الوسع دوگنا کر دے اور جو دوست اس تحریک میں ابھی تک شامل نہیں ہیں وہ اس سال اس تحریک میں شمولیت کی سعادت فوراً حاصل کریں تا وقف جدید کا بجٹ چھ لاکھ تک پہنچ جائے۔ اللہ تعالیٰ جملہ احباب کے اخلاص و اموال اور جذبہ قربانی میں برکت دے اور انہیں اس تحریک میں بیش از بیش حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

مرزا ناصر احمد
خلیفۃ المسیح الثالث

تحریک جدید کی اہمیت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:۔

دیکھو! ہمارے سامنے بہت بڑا کام ہے۔ جو ہمیں کرنا ہے۔ جب ہندوستان سے باہر ہم نے ابھی کوئی مبلغ نہیں بھیجا تھا۔ تو دوسرے ممالک کے لوگ ہمیں شرمندہ نہیں کر سکتے تھے۔ کیونکہ وہ ہم سے واقف نہیں تھے لیکن اب جبکہ دوسرے ممالک میں ہم اپنے مشن قائم کر چکے ہیں مالی تنگی کی وجہ سے انہیں بند کر دیں۔ تو دنیا ہمیں کتنا ذلیل سمجھے گی ...... آج ہم اگر اس مشن کو بند کر دیں تو ہماری آنکھیں ان کے سامنے ہمیشہ نیچی رہیں گی۔ وہ لوگ کہیں گے کہ ایک قوم اٹھی اس نے بڑے دعوے کئے کہ ہم حضرت موسیٰ علیہ السلام حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پر ہیں لیکن جب کام کا وقت آیا تو وہ میدان سے بھگوڑوں کی طرح بھاگ گئی۔ پس اگر ہم نے شرمندگی سے بچنا ہے تو ہمیں اپنی قربانیوں کو زیادہ سے زیادہ وسیع کرنا پڑے گا!

مرسلہ وکیل المال تحریک جدید

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

(کی)

سب سے پہلی مالی تحریک

فضل عمر فاؤنڈیشن فنڈ کی تحریک سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی سب سے پہلی مالی تحریک ہے اس لحاظ سے بھی یہ نہایت مبارک تحریک ہے۔ اور مبارک ہیں وہ لوگ جو اس میں حصہ لے رہے ہیں اور السابقون الاولون کا مقام حاصل کر رہے ہیں۔ اخبار بدر اور بذریعہ سائیکلو سٹائل تحریک احباب جماعت کے سامنے اس بارہ میں ایک سے زائد مرتبہ توجہ دلائی جا چکی ہے جماعتوں کے عہدہ داران کو یاد ہے کہ وہ اس طرف زیادہ سے زیادہ توجہ دیں تا کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی یہ سب سے پہلی مالی تحریک بھی جماعت کے لئے اسی طرح بابرکت ثابت ہو جس طرح سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی تحریکیں ثابت کامیاب اور بابرکت ہوتی رہی ہیں۔

اس بابرکت تحریک کے متعلق سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث بنصرہ العزیز ارشاد فرماتے ہیں۔

”میں دوستوں سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ اپنی پہلی تمام مالی قربانیوں پر قائم رہتے ہوئے اور ان میں کسی قسم کی کمی کئے بغیر بشاشت قلب کے ساتھ محض رضائے الٰہی کی خاطر اس فنڈ میں دل کھول کر حصہ لیں اور ساتھ ہی دعا بھی کریں کہ اللہ تعالیٰ اس فنڈ کو بابرکت کرے اور اس کے اچھے نتائج کا ثواب حضرت فضل عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھی اور ہمیں بھی پہنچائے۔“

امید ہے کہ جملہ دوست اس میں شامل ہو کر عند اللہ ماجور ہوں گے۔ اور زمن شناسی کا ثبوت دیں گے۔

ناظر بیت المال قادیان

دعائے مغفرت

۱۔ برادرم مکرم مولوی فیض احمد صاحب مبلغ یادگیر کے والد محترم چودھری حبیب اللہ صاحب علاقہ سندھ پاکستان میں گذشتہ ہفتے وفات پا گئے ہیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون

۲۔ برادرم قریشی محمد شفیع صاحب عابد محرر دفتر تحریک جدید قادیان کے والد میاں اللہ رکھا صاحب گذشتہ عشرہ میں ضلع گوجرانوالہ پاکستان میں وفات پا گئے ہیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون

ان دونوں درویش بھائیوں کو یہ بھاری صدمہ ایسے ایام میں پہنچا ہے جب کہ آمد و رفت کے ذرائع مسدود ہیں اور یہ دونوں درویش اپنے عزیزوں کے پاس پہونچ کر اپنا غم ہلکا نہیں کر سکتے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے دونوں درویش بھائیوں کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ قارئین کرام مرحومین کی مغفرت کے لئے دعا فرمائیں۔

خاکسار رفیق احمد گجراتی درویش قادیان

درخواست دعا

۱۔ خاکسار کے بڑے بھائی محترم مرزا عطاء الرحمٰن صاحب کے متعلق اطلاع ملی ہے کہ وہ لندن میں شدید بیمار ہیں۔ ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دردمندانہ دعا کی درخواست ہے۔

۲۔ مکرم خواجہ احمد حسین صاحب بٹ درویش قادیان حال راجگڑھ کی طرف سے اطلاع ملی ہے کہ ان کے خسر محترم مولوی عبد السبحان صاحب پنجپیر پنشنر سخت بیمار ہیں۔ اور حالت تشویشناک ہے ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا کی سخت ضرورت ہے۔

۳۔ خاکسار کے چھوٹے بچے عزیزم مرزا مظہر احمد سلمہ اللہ کی آنکھوں کا اپریشن چند دنوں تک امرتسر ہو رہا ہے۔ اپریشن کی کامیابی اور بچے کی صحت کاملہ اور خادم دین بننے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ فقط والسلام

مرزا منور احمد درویش قادیان

خبریں!

نئی دہلی ۹ مئی۔ وزیر خارجہ شری سورن سنگھ نے آج لوک سبھا میں اعتراف کیا کہ پاکستان تاشقند معاہدہ کو عملی جامہ پہنانے میں مطلقاً کوئی دلچسپی نہیں رکھتا اور کہ اب اس نے پالیسی یکسر بدل لی ہے۔ آپ نے کہا کہ روسی لیڈر اس بات پر خوش ہیں کہ پاکستان تاشقند معاہدہ کے تحت عائد ہونے والی ذمہ داریوں اور فرائض سے پہلوتہی کر رہا ہے۔ آپ نے کہا کہ ہم تاشقند معاہدہ کو عملی جامہ پہنانے میں پاکستان کی ناکامی کے متعلق سکیورٹی کونسل کو مطلع کرنا ضروری نہیں سمجھتے۔ آپ نے اعتراف کیا کہ تاشقند معاہدہ کی صرف چند ایک مدوں پر عملدرآمد ہو رہا ہے۔ باقی مدوں پر عملدرآمد رکا پڑا ہے۔ اس کی بڑی وجہ یہ ہے۔ کہ پاکستان دونوں ملکوں کے تعلقات کو برابر نارمل بنانے میں کوئی دلچسپی نہیں رکھتا۔

نئی دہلی ۹ مئی۔ بھارت کے وزیر خارجہ شری سورن سنگھ نے آج لوک سبھا میں اعلان کیا۔ کہ روس میں ایک اور بھارت پاکستان شکر سمیلن منعقد کرنے کی کوئی تجویز نہیں ہے۔ آپ نے کہا کہ محض اس بات سے کہ پاکستان نے مسئلہ کشمیر کو سکیورٹی کونسل میں اٹھانے کے سوال پر غور کرنے کا فیصلہ کیا ہے کشمیر کے متعلق بھارت کی پوزیشن پر کوئی اثر نہیں پڑے گا۔

نئی دہلی۔ ۹ مئی آج لوک سبھا میں وزیر خارجہ شری سورن سنگھ نے وقفہ سوالات کے وقت بتایا کہ چین نے ساری سرحد کے ساتھ ساتھ جس میں بھوٹان تبت سرحد بھی شامل ہے فوجیں جمع کر رکھی ہیں۔ مگر بھوٹان سرحد پر فوجوں کا کوئی نیا اجتماع نہیں ہوا۔ چینی حکام نے تبت بھوٹان سرحد تک کچھ سڑکیں تعمیر کر رکھی ہیں۔ اور چینی فوجیں وہاں گشت کرتی ہیں۔ حکومت چین کے جارحانہ انداز کے پیش نظر تمام ضروری اقدام کر رہی ہے۔

نئی دہلی ۹ مئی۔ بھارت سرکار نے چین کے ان الزامات کو کہ ۱۹۶۲ء کی دوسری سہ ماہی میں بھارتی فوجوں اور ہوائی جہازوں نے چینی علاقہ کی خلاف ورزی کی بالکل جھوٹا اور بے بنیاد قرار دے کر رد کر دیا ہے۔ چین نے اپنے ۳۱ جنوری کے مراسلہ میں ۲۹ بری اور ۳۸ ہوائی خلاف ورزیوں کی فہرست دی تھی بھارت سرکار نے اس مراسلہ کا ۳۰ اپریل کو جواب دیا۔ دونوں مراسلوں کی نقول ... کر دی گئیں۔

انبالہ ۹ مئی۔ پنجاب سدا چار سمتی سے پردھان شری دیویندر نے آج لکشمی دیوی آریہ گرلز ہائی سکول انبالہ چھاؤنی کے سالانہ جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ دیش کے اندر بے ایمانی بڑھتی جا رہی ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ سرکاری سکولوں میں لڑکوں کا کیریکٹر بنانے کی طرف کوئی توجہ نہیں دی جاتی۔ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ جب وہ سکولوں سے نکلتے ہیں تو اُن کو کوئی علم نہیں ہوتا کہ اُن کا کیا فرض ہے۔

نئی دہلی ۹ مئی۔ آج راجیہ سبھا میں محکمہ خوراک کے راجیہ منتری شری پی گووندا مینن نے پنجاب کے تاجروں پر الزام لگایا کہ وہ اپنے زون سے باہر زیادہ نرخ پر اناج فروخت کرنے کے لیے اناج کے ذخائر دبائے ہوئے ہیں اور اس امر کے باوجود کہ پنجاب کا گندم کا زون وسیع کیا جا چکا ہے وہ گندم فروخت نہیں کر رہے ہیں۔ اپوزیشن ممبر مولوی عبدالغنی نے جوابی الزام لگایا کہ حکومت خود بلیک مارکیٹ کر رہی ہے وہ پنجاب سے ۵۰ روپے کوئنٹل گندم خرید کر مدراس اور دوسرے مقامات پر ۱۳۰ روپے کوئنٹل فروخت کرتی ہے۔

نئی دہلی ۹ مئی۔ آج لوک سبھا میں وزیر داخلہ شری نندہ نے کہا ہے کہ امریکہ کی مرکزی انٹیلی جینس ایجنسی بھارت کی ایٹمی صلاحیت کے بارے جاسوسی نہیں کر رہی وہ ۲۸ ممبروں کی تحریک توجہ پر بیان دے رہے تھے۔ انہوں نے بتایا کہ ایٹمی شکتی کے اداروں کی حفاظت کے لیے کیا کیا اقدام کئے جا رہے ہیں۔ اور کہا کہ یہ اقدامات کتنے مؤثر ہیں۔ اس کا اندازہ اس امر سے لگایا جا سکتا ہے کہ ایک بھی کیس افشاء نہیں ہوا۔ ایٹمی اداروں میں داخلہ کی سخت ناکہ بندی کی گئی۔

کلکتہ ۹ مئی۔ آج لوک سبھا میں وزیر خارجہ شری سورن سنگھ نے کہا کہ وہ انڈونیشیا کے وزیر خارجہ شری آدم ملک کے ایک بیان کا سواگت کرتے ہیں جس میں انہوں نے بھارت کے ساتھ تعلقات نارمل کرنے کی خواہش ظاہر کی ہے۔

نئی دہلی ۹ مئی۔ پردھان منتری شریمتی اندرا گاندھی نے آج کانگرسیوں سے اپیل کی کہ وہ اپنے اختلافات بھلا دیں۔ اور اپنے آپ کو دیش کو موجودہ مشکلات سے نجات دلانے کے لیے وقف کر دیں۔ دہلی کانگریس کے ورکروں کو خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ کانگرس میں دھڑے بندی دیش اور پارٹی دونوں کے لئے نقصان دہ ہے

ماسکو ۹ مئی۔ روس کے ڈیفنس منسٹر مارشل میلنووسکی نے کل نازی جرمنی پر فتح کی اکیسویں سالگرہ کے سلسلہ میں منائی گئی تقریب میں تقریر کرتے ہوئے امریکہ پر یہ الزام لگایا کہ وہ جنوب مشرقی ایشیا میں گھناؤنے جرائم کا ارتکاب کر رہا ہے۔ مارشل میلنووسکی نے مزید کہا کہ مغربی ممالک کے فوجی لیڈروں کی طرح جو کہ اپنی طاقت کے متعلق ڈھنڈورہ پیٹتے رہتے ہیں۔ ہم اپنی فوجی اور بحری طاقت کی اشتہار بازی کو پسند نہیں کرتے۔

نیویارک ۸ مئی۔ سرکردہ امریکی اخبار واشنگٹن پوسٹ نے اطلاع دی ہے کہ امریکہ نے یہ بات واضح کر دی ہے کہ اپریل ۱۹۶۵ء میں بھارت کے امدادی گروپ کی میٹنگ میں اُس نے ۴۳۵ کروڑ ڈالر کی امداد کا جو وعدہ کیا تھا اُسے وہ پورا نہ کرے گا۔

سرینگر ۹ مئی۔ یہاں موصول شدہ اطلاعات کے مطابق گزشتہ چند ہفتوں کے دوران میں جنگ بندی لائن کے پار پاکستانی فوجوں کی بڑے پیمانہ پر نقل و حرکت ہو رہی ہے فوجیں نئے مورچے تعمیر کر رہی ہیں اور اپنے دفاع مضبوط بنا رہی ہیں۔ نئی تربیت یافتہ فوجیں سرحدی علاقہ کے قریب مورچے سنبھال رہی ہیں۔ حاجی پیر کے علاقہ اور پونچھ سیکٹر میں کئی نئی سڑکیں تعمیر کی گئی ہیں۔ تاکہ سرحدی چوکیوں تک بھاری موٹر گاڑیاں آ جا سکیں۔ اس امر کی تصدیق ہو گئی ہے کہ پاکستان سیالکوٹ شہر اور جموں، کٹھوعہ اور سانبہ کے ساتھ ساتھ واقع سارے پاکستانی علاقہ کی حفاظت کے لئے اچھوگل نہر کی طرز پر نئی نہر تعمیر کر رہا ہے۔ ۵۰ ہزار سے زیادہ اشخاص نہر کی کھدائی کا کام کر رہے ہیں۔ جو کہ چھمب کے بالمقابل سے شروع کی گئی ہے۔ زمین کھودنے کے لئے ۲۰۰ مشینیں کام کر رہی ہیں۔ اور یہ کام تڑکے سے شام تک ہوتا رہتا ہے۔ نہر چناب سے شروع ہوگی۔ اور سچیت گڑھ، معرائکے اور چاروا سے ہوتی ہوئی اچھوگل نہر سے جا ملے گی۔ یہ نہر پاکستانی علاقہ میں ۵ سے ۳ میل اندر ہوگی۔ یہ ۵ افٹ گہری ہوگی اور ٹینک کی رکاوٹ کا کام کرے گی۔

قاہرہ ۹ مئی۔ عرب ریپبلک کے صدر ناصر نے کہا کہ امریکہ ویتنام میں فوجیں رکھنے کے قابل ہے۔ کیونکہ روس امریکی فوجوں کو واپس ہٹانے کا الٹی میٹم دینے کی پوزیشن میں نہیں ہے روس اور چین میں نظریاتی جھگڑے سے مشرق اور مغرب کا توازن درہم برہم ہو گیا ہے اور اس نے ایشیائی افریقی دیشوں کو تقسیم کر دیا ہے اور روس نے ۱۹۵۶ء کے کرائسس کے دوران برطانیہ اور فرانس کو جو الٹی میٹم دیا تھا وہ اس وجہ سے اب نہیں دے سکتا۔ امریکہ ویتنام میں ۲ لاکھ فوج بھیج چکا ہے اور شمالی ویتنام پر بمباری کر رہا ہے مگر روس اور چین میں اختلاف کی وجہ سے ابھی تک کوئی الٹی میٹم نہیں دیا گیا۔ صدر ناصر نے یہ ریمارکس شری آر۔ کے کرانجیا کے ساتھ ایک انٹرویو میں دیئے۔ انہوں نے کہا کہ امریکہ نے چین کو الگ تھلگ رکھنے کی جو پالیسی اختیار کر رکھی ہے وہ ایشیا میں چین کی دشمنانہ پالیسی کے لئے ذمہ دار ہے۔ صدر ناصر نے افریقہ میں چین کی پالیسی کی حمایت کی اور کہا کہ مغربی دیش یہ پراپیگنڈا کر رہے ہیں کہ چین افریقہ میں موجودہ حکومتوں کو ختم کرنے کے لئے انقلاب کا پرچار کر رہا ہے۔